رجسٹرڈ نمبر ایل ۶۰۷

یہدی اللہ لنورہ من یشاء

اخبار نور

ہر انگریزی مہینہ کی ۱ و ۱۵ تاریخ کو شائع ہوتا ہے

نمبر ۱۸ - جلد ۲ - ۱۵ جون سنہ ۱۹۱۱ء

۹ / ۱۶ / ۱

مقاصد

(۱) اسلام کی خوبیوں اور برکات کا ذکر کرنا اور دیگر مذاہب پر اس کی فضیلت بیان کرنا (۲) آریوں اور عیسائیوں کے حملوں سے اسلام کو بچانا۔ (۳) الزامات کی گرد و غبار کو اسلام کے منور چہرے سے بدلائل عقلی و نقلی دور کرنا (۴) تاج برطانیہ کی خیر خواہی۔ سکھ قوم میں باوا نانک جیکی تعلیم کا پرچار کرنا

ضوابط

(۱) یہ پرچہ ہر مہینے میں دو دفعہ شائع ہوتا ہے۔ (۲) عام قیمت سالانہ ۲ عہ ششماہی عہ۔ واعظین اور طلباء سے ایک روپیہ پیشگی۔ ۳۔ امرائے عظام سے امتیازی قیمت پانچ روپیہ (صہ) سالانہ جو کچھ عطا کریں وہ عطیہ تصور ہوگا۔ اور ایسے حضرات کے اسمائے گرامی سرپرستان اخبار ہذا کی فہرست میں درج ہوں گے

دیکھا نور محمدی دکھانی بنی اسلام

نمبر ۱۸	ایڈیٹر شیخ محمد یوسف (نومسلم) سابق سورن سنگھ کمار ودوان	جلد ۲

KHILAFAT LIBRARY

آریہ دھرم کا فوٹو

پانچسو روپیہ کی انعامی کتاب

آجکل بعض جوشیلے نوجوان آریہ جس کثرت سے "آریہ دہرم آریہ دہرم" کی پکار مچاکر غیر مذاہب کے منہ آرہے ہیں وہ مذہبی طبقہ سے پوشیدہ نہیں۔ مگر ان جوشیلے نوجوانوں میں پانچ فی صدی بھی آرین کتب اور اصول سے واقف نہیں ہوتے۔ ان بیچاروں کے حق میں بعینہ یہ مثل صادق آتی ہے کہ دیکھا نہ بھالا صدقے گئی خالہ" اس اندھی تقلید کے ازالہ کے لئے ہم نے

"آرین دہرم کا فوٹو"

نامی کتاب لکھی ہے۔ جسمیں "ستیارتھ پرکاش" "بہے دی بھاشیہ" "سنسکار بدہی" رگ وید بھومکا وغیرہ وغیرہ آرین کے مستند گرنتھوں کے حوالوں سے آریہ دہرم کا ہو بہو فوٹو کھینچکر دکھلایا گیا ہے۔ اور اخیر پر اسلام اور آریہ دہرم کے عقائد کا قطعی منصف مزاجی سے مقابلہ اور موازنہ کیا گیا ہے اور اثنائے تحریر میں کہیں بھی سخت کلامی سے کام نہیں لیا گیا کیونکہ مذہب صلح کے لئے ہے نہ جھگڑوں کیواسطے یہ کتاب ایسے اصول اور ترتیب سے لکھی گئی ہے کہ ایک پانچویں جماعت کا لڑکا بھی لیکر بیٹھے تو ختم کئے بغیر چین نہ کرے اور آریہ دہرم اور اسکے بانی کا ہو بہو فوٹو اس کی آنکھوں کے سامنے کھچ جائے اور پھر اس میں حوالے بھی ایسے زبردست اور مستند کتابوں سے دیئے گئے ہیں کہ اگر کوئی آریہ دوست ایک حوالہ کا بھی ردّ کردے تو ہم انشاء اللہ تعالےٰ پانچسو روپیہ سے اس کی جھولی بھرنے کو تیار رہیں احباب کو چاہیئے کہ اس مفید کتاب کو خرید کر عام پبلک میں عموماً اور آریہ صاحبان میں خصوصاً کثرت سے تقسیم کریں۔ جسقدر اس کتاب کی زیادہ اشاعت ہوگی انشاء اللہ تعالےٰ اسی قدر ارواح کو روحانی فاید پہنچیگا۔ ۱۶۰ صفحہ کی کتاب ہے۔ لکھائی چھپائی اعلےٰ۔ قیمت صرف ۸؍ اکٹھی خرید کر مفت تقسیم کرنیوالوں سے خاص رعایت

ملنے کا پتہ :- مینجر اخبار نور قادیان شریف ضلع گورداسپور (پنجاب)

جوک مہدی والی :- قیمت ۹ پائی

دفتر نور سے طلب کرو

اسلامیہ سٹیم پریس لاہور میں جہیکر شیخ محمد یوسف کیلئے قادیان سے شائع ہوا۔

ویدونکی ازلیّت اور ابدیّت کا پول

وید کے حامی مسلمانوں اور دیگر اقوام کا سر کھائے جاتے ہیں۔ کہ وید قدیم اور ازلی ابدی ہیں۔ اور یہی امر اس کے کلام الٰہی ہونے کی دلیل ہے اور اسی وجہ سے انہوں نے الہام الٰہی کے لیئے یہ شرط مقرر کی ہے کہ اس میں کسی شخص یا کسی قوم وغیرہ کا حال درج نہ ہو۔ یعنی اس بات کا جو زمانہ اس سے متقدّم ہو۔

KHILAFAT LIBRARY

وید کے کلام الٰہی ہونے میں اور کوئی دلیل آریوں کے پاس نہیں۔ بجز اس کے کہ یہ کتاب دنیا کے کتب خانہ میں سب سے اول ہے۔ اور اولیّت ہی اس کے کلام الٰہی ہونے کی بڑی دلیل ہے۔

اب ہم اس دعویٰ کی پڑتال کرتے ہیں کہ آیا یہ دعویٰ آریوں کا کہانتک صحیح ہے۔ اور ویدک ازلی اور ابدی ٹھیرتے ہیں یا نہیں۔

اگر وید کی قدامت باطل ہو جائے تو پھر وید کی تکذیب اور آریہ مت کے ابطال کیلئے کسی فرقہ اور کسی قوم کو اور دلیل کی ضرورت نہیں اذا فات الشرط فات المشروط۔

آریوں کا یہ دعوےٰ ہو کہ ازل سے یہی چار وید دنیا پر نازل ہوتے رہے ہیں۔ اور اس میں ہرگز قدیم زمانہ کا ذکر یا قدیم زمانہ کا حوالہ تک نہیں ہے اور نہ ازلی ابدی کلام میں قدیم زمانہ کا حوالہ تک ہونا چاہیئے۔

اُن کا یہ بھی دعویٰ ہے کہ یہ چاروں وید اگنی۔ وایو۔ وغیرہ چار رشیوں پر نازل ہوئے تھے۔ اور انہی پر نازل ہونے کی تخصیص کی یہ وجہ ہے کہ گذشتہ کلپ یعنی اس سے پہلی دنیا میں یہی چار شخص اپنے شبھ کرم اور اعمال اعلےٰ کیوجہ سے الہام الٰہی کے پانے کے مستحق تھے اور اس استحقاق کیوجہ سے وید کا اُن پر نزول ہوا۔

اگر آریوں کا یہ خیال سچا ہے۔ کہ کلپ کے شروع میں انہی لوگوں پر وید کا نزول ہوتا ہے جو اپنے سابقہ اعمال کیوجہ سے مستحق الہام ہوتے ہیں۔ تو اس سے ہر کلپ کے شروع میں چار وید کے نزول ہی کی تخصیص بالکل باطل ہوتی ہے۔ کیونکہ اگر پہلے کلپ میں دس پندرہ یا پچاس ساٹھ یا لاکھوں کروڑوں آدمی الہام کے مستحق نکل آئیں۔ تو پھر ان لوگوں پر بھی کسی نہ کسی وید کا نزول ضروری ہوگا۔ اور خدا ظالم اور بے انصاف نہیں ہے کہ قابل استحقاق اشخاص کو الہام سے محروم رکھے۔

دوسرے یہ قباحت لازم آتی ہے کہ اگر کسی کلپ میں کوئی شخص الہام پانیکا مستحق نہ نکلے تو پھر اس سے اگلے کلپ میں کسی شخص پر بھی وید نازل نہیں ہو سکے گا اور دنیا اس کلپ میں کروڑوں اربوں سال تک بے ہدایتی اور گمراہ رہے گی۔

تیسرے یہ قباحت لازم آتی ہے کہ چاروں وید کے نزول کے بعد اگر کوئی اور شخص الہام پانیکا مستحق نکل آوے تو اُس کو بھی الہام سے محروم رہنا پڑیگا اور خدا بے انصاف نہیں جو بلاوجہ مستحق الہام کو الہام سے محروم رکھّے +

پس نظر بہ حالات مذکورہ اظہر من الشمس ہے۔ کہ آریوں کا یہ دعوےٰ کہ ویدں کا انزال صرف سابقہ جنم کے اعمال ہی کیوجہ سے ہو سکتا ہے۔ بالکل عقل و علم کے خلاف ہے۔ بلکہ یہ اللہ تعالےٰ کا فضل ہے جس کو چاہے اور جیسے چاہے عطا کرتا ہے۔ اور اللہ بڑے فضل والا ہے۔ اللہ یعلم حیث رسالتہ وذٰلك فضل اللہ یوتیہ من یّشآء واللہ ذو الفضل العظیم +

آریونکا یہ خیال کہ الہام گذشتہ جنم کے اعمال ہی کی وجہ سے ملتا ہے ایسا لغو اور پوچ ہے کہ کوئی عقل و نقل اسکا ساتھ دے نہیں سکتی۔ ان بھلے مانسوں سے کوئی پوچھے کہ کیا اس جنم کے اعمال پر ہی الہام کا ملنا موقوف ہے ایسا تو کوئی احمق سے احمق بھی خیال نہیں کر سکتا۔ نیکی۔ اطاعت۔ اعمال حسنہ۔ تقوی اور طہارت تو انسان اسی جنم میں اختیار کرتا ہے۔ جو الہام کے ملنے کا موجب ہے +

اور الہام دوسرے جنم میں دوسرے تشخص کیساتھ جا کر ملے۔ یہ پرلے درجہ کا ظلم اور تحکم صریح ہے۔ جب تک انسان کا تشخص اولیہ قائم نہ ہو اُسے جزا ملنے سے کچھ عبرت اور حظ اور نہ کچھ فائدہ ہے؟ -

مسلمان لوگ بھی دوسرا جنم مانتے ہیں۔ جو نشاء اُخری میں ملیگا۔ مگر وہ ایسا ہرگز نہیں مانتے۔ کہ ہر ایک انسان کا تشخص بدل جائیگا۔ جس سے انسان کو معلوم ہی نہ ہو کہ یہ کس عمل کی جزا۔ اور کس شخص کو مل رہی ہے۔

مسلمان لوگ خدا کے فضل و فیض کے یہانتک قایل ہیں۔ کہ اُن کے نزدیک ہر شخص اللہ تعالےٰ سے الہام پا سکتا ہے۔ اور انبیاء تک کے کمالات تک پہونچ سکتا ہے۔ اور مخاطبات الٰہیہ اور مکالمات ربانی سے مستفیض ہو سکتا ہے بشرطیکہ اس کی قابلیّت اور استحقاق حاصل کرے۔ مسلمان لوگ جو پانچوں وقت نماز میں صراط المستقیم۔ صراط الذین انعمت علیھم کی درخواست کرتے ہیں۔ اس سے یہی مطلب ہے کہ اللہ تعالےٰ اُنہیں اُن لوگوں کے کمالات عطا فرمائے جن پر اللہ تعالےٰ کا فضل ہوا۔ یعنی اولیا۔ صدیقین۔ شہدا۔ اور صالحین کے کمالات جنکو خدا تعالےٰ سے مکالمہ و مخاطبہ کا شرف حاصل ہوا۔ بخلاف وید کے جو دنیا کے ابتدا ہی میں الہام کا قایل ہو کر پھر ہمیشہ کے لیئے تک دروازہ الہام و مخاطبات الٰہیہ کا بند کرتا ہے۔ اور ہرگز دوسرے پر فیض ہونے کا روادار نہیں۔ حالانکہ الہام کے مستحق ہر زمانہ میں نکل سکتے اور الہام الٰہی کی جزا پا سکتے ہیں۔ آریوں کے پاس اس بات کا کوئی جواب نہیں۔ کہ جو لوگ وید کے نزول کے بعد الہام الٰہی کے مستحق نکل آئیں۔ ان کو جزا ملنے کی کیا سبیل ہوگی۔ کیا وہ دوسرے کلپ کے شروع ہونے تک جزائے الہام سے محروم۔ معطل بے نصیب اور دورہ سپرد رہیں گے۔ نہ اسبات کا جواب دیسکتے ہیں۔ کہ ابتدائے کلپ میں جو اشخاص بلا مواصلت پیدا ہوئے۔ اگر وہ اپنے گذشتہ جنموں کے اعمال کی جزا میں بلا مواصلت پیدا ہوئے

تو جو لوگ اس کے بعد اس جزا کے مستحق نکل آئیں۔ انہیں اللہ تعالےٰ آج کل بلا مواصلت کیوں پیدا نہیں کرتا۔

KHILAFAT LIBRARY

ایسا ہی جو جالوز جو چوپائے۔ چرند پرند۔ درند۔ بلا مواصلت ابتدا میں پیدا ہوئے تھے۔ اگر کسی سابق اعمال کی جزا کے پاداش ہی میں بلا مواصلت پیدا ہوئے تو اب کیوں نہیں ہو سکتے۔ اور کیوں نہیں ہوتے؟ پس ہر کلپ کے بعد پھر کسی شخص کا بلا مواصلت پیدا نہ ہونا وید کی تعلیم کی صریح تکذیب و ابطال کرتا ہے

نہ اس بات کا جواب دیکھتے ہیں کہ جب مکت شدہ جیوہ ۳۶ ہزار بار دنیا کے پیدا ہونے اور پرلے تک مکت میں رہتے ہیں۔ اگر کسی کلپ میں سارے جی نجات پا جائیں تو پھر اربوں کھربوں سال تک دنیا کے پیدا ہونے کی سبیل کیا ہوگی۔ کیونکہ خدا تو نئے روح پیدا نہیں کر سکتا۔ گذشتہ روح نجات پا گئے۔ اب نئی دنیا پیدا کرنے کی کیا سبیل رہی؟ واضح رہے کہ اسبات کے جواب کیلئے امکان وقوعی کا عذر کافی نہیں۔ اہل منطق کے نزدیک امکانات عقلی سے بحث ہوتی ہے۔ عقل کے نزدیک یہ ممکن ہے کہ کس کلپ میں سارے ارواح نجات پا جائیں اور آگے کوئی سبیل نئی دنیا کے پیدا ہونے کی نہ رہے

پس ہم آریوں سے سوال کرتے ہیں۔ کہ ایسی حالت میں خدا دنیا کو کسطرح رچے گا۔ اور برا ماتری دھا پرلے اور براما دن کا سلسلہ کسطرح قایم رہیگا۔ اور یہ چکر کس طرح برابر چلا جائیگا۔ ذرا عقل سے اس کا جواب دیں +

وید اگرچہ جہلات کا مجموعہ ہے۔ اور خود آریوں کا قول ہے کہ وید کے معانی وید کے نزول کے مدتوں بعد دنیا پر کھلے۔ چنانچہ ہر ایک منتر کے اوپر جو اُن کے مصنفوں کا نام لکھا ہے اور دراصل وہی اُن کے مصنف ہیں آریوں نے یہ ڈھکوسلا گھڑ لیا ہے کہ ان لوگوں نے ان منتروں کو تصنیف نہیں کیا۔ بلکہ ان کے معانی بیان کئے۔ حالانکہ معانی بیان کرنیوالے کا کوئی اوپر نام نہیں لکھتا۔ نہ اس حیثیت سے لکھا ہے۔ کہ یہ لوگ ان کے مصنف ہیں۔ لیکن اگر مان بھی لیا جائے کہ یہ لوگ اُن کے مصنف نہیں۔ بلکہ معانی بیان کرنیوالے ہیں۔ تو یہ بڑی قباحت لازم آتی ہے کہ گویا ان لوگوں کے معانی بیان کرنے کے بعد ان منتروں کے مطالب پر سے قفل کُھلا۔ اس سے پہلے یہ تمام منتر مہملات کا مجموعہ اور ہدایت کے لئے بالکل ناکافی اور نکمے تھے۔ پس اس صورت میں بھی وید کا نزول خواہ دنیا کے ابتدا میں ہی ہو جب ان کے معانی کچھ بھی نہ کُھلے تو انکا نزول اور عدم نزول برابر ہو گیا۔ اور گویا وید اس وقت نازل ہوئے جب ان کے معانی کُھلے۔

اب ہم یہ بات ثابت کرتے ہیں کہ وید ہرگز دنیا کے ابتدا میں نازل نہیں ہوئے۔ اس کے لئے دو قسم کے ثبوت ہیں۔ ایک اندرونی۔ دوسرے بیرونی پہلے ہم اندرونی ثبوت کا بیان کرتے ہیں۔ اور اس پر شواہد اور دلایل لاتے ہیں۔ بعدہٗ بیرونی دلایل و شواہد بیان کریں گے +

آریوں کا یہ عقیدہ ہے کہ اگنی۔ وایو انگرہ اور ادیتہ یہ یوگی اور رشی آدی سرشٹی کے موقعہ پر عین عالم شباب میں بغیر ماں باپ کے پیدا ہوئے۔ اور ایک منٹ بھی گمراہ نہ ہوئے۔ بلکہ پیدا

سلہ ناسک منی وغیرہ نے لکھا ہے کہ انگرا وغیرہ رشی مرنیکے وقت کہہ مرے تھے کہ ہمارے بعد ایسے رشی ہوں گے جو تمہیں ویدوں کے معنوں سے آگاہ کریں گے چنانچہ وہ مر گئے اور لاکھوں برس بعد پھر مختلف رشیوں نے معنے بتائے جس منتر کے معنے جس رشی نے بتائے اُسی کا نام اس پر درج ہے دیکھو وید بہاشیہ بھومکا خیر یہ بات تو ہم مان لیتے ہیں کہ وید پہلے مہملات کا مجموعہ تھے پچھلے رشیوں نے اُن کے معانی وغیرہ بتائے۔ لیکن اس سوال کے کرنیسے ہم کبھی باز نہیں رہ سکتے کہ پچھلے رشیوں نے جو معانی بتائے وہ کیسے قابل تسلیم ہو سکتے ہیں جبکہ نہ وہ شخص ملہم تھے نہ وید کے ملہموں سے مستفیض ہو کر انہوں نے معنے بتائے۔ پس ان معنوں کا بھی کیا اعتبار ہے +

ہوتے ہی انہوں نے جہاں مادی آنکھوں کیلئے سورج کی روشنی پائی وہاں روحانی آنکھوں کیلئے ایشوری علم کی تحریک دلمیں حاصل کی۔ یعنی ملہم ہوئے۔ انتہاء جسکا مطلب یہ ہے کہ وید کا نزول علی الفور اس وقت ہوا جبکہ ابتدا میں انسان دنیا میں پیدا ہوئے ایک منٹ کی دیر بھی نہیں لگی ہم وید کے اندرونی شواہد سے ثابت کرتے ہیں کہ آریوں کا یہ دعویٰ بالکل باطل ہے بلکہ وید پیدائش انسانی سے مدتوں بعد تالیف کئے گئے۔ اور اس وقت تالیف ہوئے۔ جبکہ سلطنتیں قایم ہو چکی تھیں۔ لوگوں میں دشمنی اور دوستی پیدا ہو چکی تھی۔ اور آپسمیں آریوں اور غیر آریوں میں لڑائیاں تک ہوتی تھیں۔ آریہ اور دسیو کی تمیز ہو چکی تھی +

ردّ قدامت وید پر اندرونی دلائل و شواہد

پہلی دلیل آریہ مسافر میگزین بابت ماہ مارچ کے صفحہ ۸-۹ میں ایک شرتی کا ترجمہ بحوالہ تفسیر پنڈت دیانند اس طرح لکھا ہے کہ ایشور ہدایت کرتا ہے۔ کہ اے انسانوں تم میرے بنائے ہوئے پر انصاف اور بے تعصب راستی کی صفت سے موصوف دہرم پر چلو اور ہمیشہ اس پر قایم رہو۔ .... تم ہمیشہ لگاتار سعی و کوشش کرو کہ جس سے تمہارے دل علم کے نور سے روشن اور انند سے بھرپور رہوں۔ تم کو دہرم پر ہی عمل کرنا چاہیئے۔ ادہرم اختیار نہیں کرنا چاہیئے .... جسطرح زمانہ قدیم کے دیو یعنی صاحب علم و معرفت راستی شعار طرفداری سے اور تعصب سے خالی تمام .... اور دہرم کے حکم کو عزیز جاننے والا تمہارے بزرگ تمام علوم سے ماہر اور لائق و فایق گذر چکے ہیں۔ مجھ بھاگ یعنی بھجن (اطاعت عبادت) کرنے کے لایق قادر مطلق وغیرہ صفات سے موصوف ایشور کے حکم کی تعمیل یا میرے بنائے ہوئے دہرم پر عمل کرتے رہے ہیں۔ اسی طرح تم بھی اس

دہرم کے پابند رہو۔ تاکہ وید میں بتلائے ہوئے دہرم کا تم کو بلا شک وشبہ علم ہو جاوے۔

پھر اس رسالہ کے صفحہ ۵ میں لکھا ہے۔ کہ شرتی میں یہ دکھلایا گیا ہے کہ زمانہ قدیم کے داناؤں **اور پارساؤں کا نمایاں اور خاص وصف** یہ تہا کہ وہ نشکام کرم کرتے تھے۔ یعنی جس کام کو کرتے تھے۔ خود غرضی سے نہیں کرتے تھے۔

مذکورہ بالا شرتی سے اظہر من الشمس ہے کہ جس وقت وید نازل ہوا۔ اس وقت دنیا کو اس قدر عرصہ گذر چکا تہا کہ وید کے مصنف کو بے تعصّبی اور اس سے دہرم پر چلنے میں قدیم لوگوں کے حکماء اور راستبازوں اور پارساؤں کا حوالہ دینا پڑا۔ اوروں کے نمونہ اختیار کرنے کی ہدایت کرنی پڑی۔

پس وید کا یہ بیان .... نص ہے اس امر کے لئے کہ وید ہرگز ہرگز دنیا کے آد میں نازل نہیں ہوا۔

پنڈت دیانند صاحب کا بیان ہے کہ ابتدائی مخلوق بذریعہ توالد وتناسل پیدا نہیں ہوئی۔ بلکہ عین عالم شباب میں بلا مُواصلت بذریعہ تولّد پیدا ہوئی۔ پس اگر وید قدیم ہوتے تو ہرگز ان لوگوں کو زمانہ قدیم کے علماء اور راستبازوں کا نمونہ اختیار کرنے کی ہدایت وید میں درج نہ ہوتی۔ کیونکہ یہ لوگ معدودے چند شروع ہی میں بذریعہ تولّد پیدا ہوئے۔ ان کے آباء اور اجداد اور بزرگ تھے ہی نہیں۔ پس اُن لوگوں کو گذشتہ لوگوں لوگوں کی سیرت کے نمونے پکڑنے کی ہدایت کرنا صریحًا لغو اور باطل تہا۔

حالانکہ شرتی سے ظاہر ہے کہ یہ خطاب اس زمانہ کے لوگوں کیطرف ہے جو وید کے نزول کے وقت موجود اور مخاطب تھے اور انہی لوگوں کے قدیم بزرگوں راستبازوں اور آباء واجداد کا بیان مذکور ہے۔

یہاں کوئی آریہ گھبرا کر یہ جواب نہیں دیسکتا۔ کہ اس سے پہلے کلپ (دنیا) کے لوگ مراد ہیں۔ کیونکہ

(۱) ایک تو وید کے زمانہ کے لوگ ماباپ سے پیدا ہی نہیں ہوئے۔ پس ان کی نسبت تمہارے بزرگ کے الفاظ استعمال کرنا صریحًا غلط اور جہوٹ ہے۔

(۲) پہلے کلپ کے لوگوں کا نمونہ پیش کرنا بالکل لغو اور فضول ہے۔ نمونہ ہمیشہ ایسا پیش کیا جاتا ہے۔ جسکا خارج میں وجود بہی ہو۔ اور مخاطبین اس نمونہ کو دیکھکر یا کسی سے دریافت کرکے اتباع بہی کر سکیں۔ پہلے دنیا کے لوگوں کا موجودہ دنیا کے لوگوں کو کچھ علم نہیں ہو سکتا۔ ایشور نے وید میں کسی کا ذکر بطور نمونہ وید میں نہیں کیا ہے۔ پس وید میں ان لوگوں کو بطور نمونہ پیش کرنا جسکا کچھ حال معلوم نہیں۔ سراسر حکمت سے بعید ہے۔

جو لوگ وید کے زمانہ کے ہیں ان کی وہی روحیں ہیں۔ جو گذشتہ کلپ میں تہیں۔ گویا یہ لوگ وہی بزرگ ہیں جنکے نمونہ اختیار کرنے کا حکم دیا جاتا ہے پس انہی کو اپنا ہی نمونہ اختیار کرنیکا حکم دینا حرکت بیجا ہے ہاں یوں کہا جا سکتا تہا۔ کہ جسطرح تم لوگوں نے گذشتہ دنیا میں نیک کام کرکے یہ جنم لیا۔ اسی طرح اگلے جنموں میں لو۔

KHILAFAT LIBRARY

(۴) آریوں کا عقیدہ ہے کہ وید پستک خدائی علم کا نام ہے۔ جسکی کوئی ابتدا نہیں ایکدفعہ دنیا کے فنا ہونے پر دوسری دفعہ پھر وہی وید جو پہلی دنیا میں تہا رشیوں کو الہام ہوتا ہے۔ پس کوئی آریہ صاحب ہرگز یہ جواب نہیں دے سکتا۔ کہ اس سے پہلے کلپ کے نیک لوگ مراد ہیں۔ کیونکہ اس وقت بہی جبکہ ابہی وہ بزرگ پیدا بہی نہ ہوئے تھے۔ وید میں یہ عبارت موجود تھی۔ کہ **قدیم لوگوں کو نمونہ بناؤ**۔ پس جب تک کوئی بزرگ ایسے نہ بتلائے جائیں۔ جو موجود فی الخارج اور اس کلام پر تقدم زمانی رکھتے ہوں۔ ایسا کہنا ہرگز صحیح نہوگا اور اس سے وید کی قدامت ایسی اڑائی جاتی ہے جیسے گدہے کے سر سے سینگ۔

دوسری دلیل

رگوید منڈل اوّل سکت ۲۱ منتر کا ترجمہ:۔ دیانندی بہاشہ میں منقول ہے:۔

اے ہوم کرنے والے لوگو۔ تم جسطرح آگ اور ہوا کی تعریفیں گاتے پہلے سے چلے آتے ہیں اسی طرح اب بہی ان کو گا تیری وزن والے وید کے عمدہ منتروں سے ستّی ج وغیرہ سروں میں گاؤ۔

اس منتر میں یہ الفاظ کہ جسطرح پہلے تعریفیں گاتے چلے آتے ہو۔ اب بہی گاؤ (سائینا چارج نے اس کا ترجمہ یوں کیا ہے) اے لوگو تم اندر اور اگنی کی گلیوں میں پہرا کرو اور انہیں زیوروں سے دُلہن کی مانند آراستہ کرو۔ اور منتر پڑہ پڑہ سراہو۔ وید پڑہ پڑہ کر آگ کی ستایش اور پوجا کرنا پرمیشور کا فرمان ہے۔ نص صریح ہیں اس بات پر کہ وید اس وقت نازل ہوئے جبکہ اُن سے پہلے بہی لوگ آگ ہوا وغیرہ کی تعریفیں برابر گاتے چلے آتے تھے۔

تیسری دلیل

اتھرون وید کانڈ ۱۔ انوواک ۱۰۔ ورگ ۹۷ منتر ۳ میں پرمان ہے۔" اے دشمنوں کے مارنے والے اصول جنگ میں ماہر بیخوف دہیر اس پرجاہ وجلال عزیزو اور جوانمردو۔ تم سب رعایا کے لوگوں کو خوش رکھو۔

تم نے پہلے میدانوں میں دشمنوں کی فوج کو جیتا ہے۔ تم نے خواہش کو مغلوب اور روئے زمین کو فتح کیا ہے تم روئیں تن اور فولاد بازو ہو۔ اپنے زور وشجاعت سے دشمنوں کو تہ تیغ کرو۔

اوپر کے حوالے سے صاف ظاہر ہے کہ وید اس وقت کو اترے ہوئے ہیں جبکہ دنیا میں تمدنی حالت قائم ہو چکی تہی۔ اور آریوں کے دشمن بالمقابل کہڑے ہو چکے تھے اور وہ ہندوستان کے اصلی باشندے ہی تھے۔ آریہ لوگ لڑتے اور انپر فتح پانے کی دعائیں مانگتے تھے اوپر کے منتر میں خاصکر یہ الفاظ کہ "تم نے پہلے میدانوں میں دشمنوں کی فوج کو جیتا ہے" نص صریح ہے اس بات پر کہ یہ وید اس وقت کا انزال شدہ ہے۔ جبکہ آریہ لوگ بہت سے میدانوں میں دشمنوں کی فوج کو جیت چکے تھے۔

چوتھی دلیل

رگوید منڈل اول سکت ۳۲ منتر ۲ میں ہے۔ اے فرمانبردار لوگو! تمہارے اسلحہ آتشین از قسم توپ وتفنگ تیر

تلوار وغیرہ شستر مخالفوں کو مغلوب کرنے اور ان کو روکنے کیلئے قابل تعریف اور بااستحکام ہوں۔ تمہاری فوج مستوجب توصیف ہو تاکہ تم لوگ ہمیشہ فتحیاب ہوتے رہو۔ ایسا ہی یجروید ادھیائے ۲۰ منتر ۵۰ میں ہے میں اس محافظ کائنات صاحب جاہ و جلال نہایت زور آور اور فاتح کل تمام کائنات کے راجا قادر مطلق اور سب کو قوت عطا کرنے والے پرمیشور کو جس کے آگے تمام زبردست حاکم سر اطاعت خم کرتے ہیں۔ اور جو انصاف سے مخلوقات کی حفاظت کرنیوالا اندر ہے میں جنگ میں فتح پانے کیلئے مدعو کرتا ہوں اور پناہ لیتا ہوں۔ ایسا ہی رگوید اشٹک اول ادھیائے ۳ ورگ ۱۸۔ منتر ۲ میں ہے۔ اے انسانوں تمہارے آئندہ ہمیں آتش گیر اسلحہ اور تیر و کمان و تلوار وغیرہ ہتھیار میری عنایت سے مضبوط اور فتح نصیب ہوتی ہے۔ نہ کرو اور دشمنوں کی شکست اور تمہاری فتح ہو۔ تم مضبوط اور کار نمایاں کرنے والے ہو تم دشمنوں کی فوج کو ہزیمت دیکر انہیں روگرداں اور پس پا کرو۔ تمہاری فوج جرار اور کارگذار و نامی گرامی ہو۔ تاکہ تمہاری عالمگیر حکومت روے زمین پر قایم ہو اور تمہارا حریف ناہنجار شکست یاب ہو۔ اور نیچا دیکھے (جسطرح تمہارے محمود غزنوی و محمد غوری۔ دارا سکندر وغیرہ نے دیکھا)

اوپر کے حوالوں سے ہم مفصلہ ذیل نتائج نکالتے ہیں:۔

(۱) جسقدر منتر اوپر بیان ہوئے ہیں۔ اُن سے اظہر من الشمس ہے کہ یہ منتر اس وقت کے نازل شدہ ہیں جب آریوں کو دشمنوں کے ساتھ سخت معاملہ پڑہ رہا تھا۔ اور ان دعاؤں کی ضرورت تھی۔

اُن منتروں سے مؤرخین کی صریحًا تصدیق ہو رہی ہے کہ آریہ لوگوں کو ہندوستان کے اصلی باشندوں سے جنگ درپیش تھا۔ اس موقعہ کے یہ منتر ہیں۔ پس وید اور آریوں سے پہلے اور نسلوں کا ہونا اظہر من الشمس ہے ورنہ ابتدائی آریئے تبت میں پیدا ہوئے تھے اور سب یزداں ستایش اور خدا کے پیارے صلح کل تھے حامی تھے۔ ان کو جنگ کن سے پیش آنا تھا۔ بجز اس حالت کے جس کو مورخین بیان کر رہے ہیں کہ آریہ لوگوں کا اصلی باشندگان ہند سے جنگ تھا جو مدت سے آریوں سے پہلے ھندوستان میں آباد تھے اور اس وقت کے یہ وید منتر ہیں اور یہ وید منتر ویدوں کی قدامت کو صریحًا باطل کر رہے ہیں جس میں کسی عاقل کو ذرا تامل نہیں ہو سکتا۔

(۲) منتر مذکور میں کل انسان تو مراد نہیں ہو سکتے۔ بلکہ خاص آریہ لوگ مراد ہیں۔ کیونکہ اگر کل انسان مراد ہوں تو پھر اُن کے دشمن کون ہوں گے۔ اس منتر سے اظہر من الشمس ہے کہ وید کی تصنیف کے وقت انسان مختلف تمدنی حالت میں تھے۔ اسی کو ایک دوسرے سے صداقت و عداوت تک بھی نوبت پہونچی ہوئی تھی۔ جبھی تو آریہ کو حکم ہوتا ہے کہ تمہاری عالمگیر حکومت روے زمین پر قایم ہو۔ اور تمہارا حریف ناہنجار شکست یاب ہو اور نیچا دیکھے۔

اگر اس وقت آریوں کے سوا ان کے اور لوگ دشمن نہ ہوتے اور دنیا میں سلطنتیں قایم نہ ہوئی ہوئی ہوتیں۔ نہ تبت کے سوا اور کہیں آبادی ہوتی۔ تو ایسے ارشادات کا کیا موقعہ اور کیا فایدہ تھا؟ اسی طرح ایک جگہ یجروید میں ارشاد ہے۔ اپنے ذی حکم مدبران سلطنت جو اہل رعایا الخ۔ جس سے صاف ظاہر ہے کہ یہ اس وقت کا الہام ہے جب سلطنتیں قائیم ہو چکی تھیں اور رعایا اور سلاطین کے تعلق موجود تھے۔"

(۳) وید کلام الہی نہیں اور نہ تناسخ درست ہے، ورنہ وہ صرف آریوں کی حکومت قاہم کرنیکے لئے غیر لوگوں کے ساتھ ان کو جنگ کرنے کیلئے ہرگز نہ اکساتا

(۴) آریوں کا اندر سخت متعصب ہے جو دوسروں کو دیکھ نہیں سکتا۔ محض اپنی قوم آریہ ہی کی حکومت قایم ہونے کیلئے اکساتا ہے۔ دوسرے خواہ حق پر ہی ہوں تو بھی اُن کے ساتھ لڑنے کی ترغیب دیتا ہے۔

(۵) جب ابتدائی نسل آریہ تھی جو تبت میں پیدا ہوئی اور باقی سارا جہان انہیں کی اولاد ہے تو پھر کن لوگوں کو کن لوگوں کیساتھ لڑنے کی ترغیب دیتا ہے۔

(۶) جب غیر آریہ مسلمان۔ عیسائی وغیرہ بھی اُس نے پیدا کئے ہیں۔ اور اُسی کی جنم دی ہوئی روحیں ہیں تو ان کے مارنے کیلئے کیوں اکساتا ہے پہلے ہی انہیں پیدا نہ کرتا۔

(۷) جب کسی سزا میں انہیں شودروں کے گھر پیدا کیا ہے تو اس جنم میں اُن کی سزا پوری ہونے کے بعد آپ ہی وہ مر جائیں گے۔ لڑائی کیلئے کیوں اکساتا ہے۔

(۸) آریوں کا ایشر عالم الغیب نہیں اگر عالم الغیب ہوتا تو پہلے ہی شودروں ملچھیوں اور غیر آریہ لوگوں کو پیدا نہ کرتا۔ کیا اُسے معلوم نہیں تھا۔ کہ یہ میری سلطنت کے دشمن ہوں گے۔ آریہ لوگ شیطان کی نسبت تو جھٹ اعتراض کرتے ہیں کہ کیا خدا عالم الغیب نہیں تھا جو شیطان کو اپنی سلطنت میں گڑبڑ کرنیوالا پیدا کر دیا۔ اور ویدی ایشور کی ہمہ دانی کیطرف خیال نہیں کرتے جس نے دیدہ دانستہ عالم الغیب ہوتے ہوئے اپنی سلطنت کے دشمن ویسے ہی کئی گنا غیر آریہ لوگ دنیا میں پیدا کر دیئے فتفکروا یا اولی الالباب +

وید اس وقت کی تالیف ہیں جب توپ۔ تفنگ تیر و کمان وغیرہ اوزار بن چکے تھے۔ ورنہ بغیر وجود خارجی اُن اشیاء کے ان اشیاء کا نام جہلات سے بڑھ کر نہیں ہو سکتا۔

اور معتبر تواریخ سے ثابت ہے کہ یہ چیزیں پیدایش دنیا سے بہت پیچھے ایجاد ہوئیں۔ پس اس وقت کے وید ہیں +

پانچویں دلیل

آریہ مسافر میگزین ماہ فروری کے صفحہ ۰ میں ایک وید منتر کا ترجمہ اس طرح لکھا ہے:۔

جسطرح بار بار ہل جوت کر کھیتی کیجاتی ہے اسی طرح وہ پرمیشور میرے لئے اعلےٰ چیزوں اور جہ موسموں کے ساتھ گئو وغیرہ مفید جانوروں اور غلّہ کو میری ضرورت کے موافق بار بار حاصل کراتا ہے۔

انتہےٰ ا ہ!

آریوں کا عقیدہ ہے۔ کہ اس دنیا کے پیدا ہوتے ہی۔ اگنی۔ وایو۔ انگرہ۔ ادیتہ۔ پر وید نازل کئے گئے ایک منٹ بھی دیری نہیں ہوئی۔

حالانکہ مذکورہ بالا منتر ظاہر کر رہا ہے کہ وید اس وقت نازل ہوئے۔ جب متواتر کئی دفعہ کھیتی کیجا چکی تھی۔ کئی موسم گذر چکے۔ کئی دفعہ غلے اور گئو وغیرہ مفید جانور پیدا ہو چکے۔

اور لطف یہ کہ گائے وغیرہ مفید جانور صرف پاپوں کی وجہ سے پیدا ہوتے ہیں۔ اگر اس قسم کے پاپ نہ کئے جائیں جس سے گائے وغیرہ کا جنم ملے تو ہرگز ایک جانور بھی پیدا نہ ہو۔

بڑے تعجب کی بات ہے کہ گائے وغیرہ مفید جانوروں کے پیدا ہونے کو احسانات آلہی میں سے گنا جائے۔ حالانکہ گائے وغیرہ حیوانات کا جنم لینا غضب الہی کا نشان ہے نہ خدا تعالےٰ کی رحمت یا احسان کا۔ اگر وید خدا کا کلام ہوتا۔ تو اس کے برخلاف اسطرح دعا ہوتی کہ وہ ہمیں بار بار گائے وغیرہ کے جنم لینے سے محفوظ رکھے۔ نہ کہ ان مغضوب جانوروں کی پیدائش کو احسانات الہی کے موقعہ پر ذکر کیا جانا۔ اور اس سے وید اور تناسخ ایسا اُڑ رہا ہے جیسے گدھے کے سر سے سینگ

چھٹی دلیل

آریہ مسافر میگزین ماہ اپریل کے صفحہ ۱۲۔ میں ایک وید کا ترجمہ کیا گیا ہے :۔

اے عالمو! چونکہ تم ہوا سے تعلق رکھنے والی بجلی کو سورج کی کرنوں کے ساتھ جوڑتے ہو۔ اس لئے تم لوگ علم کی راحت کو حاصل کرتے ہو۔ یہاں سے ظاہر ہے کہ وید اس زمانہ پر اترے۔ جبکہ سوائے اگنی وایو وغیرہ کے بے شمار عالم دنیا میں پھیل رہے تھے۔ اور ایسی ترقی کر چکے تھے کہ بقول آریہ میگزین انہوں نے چراغ کی محدود روشنی کو چھوڑ کر بجلی کے ذریعہ سے گویا رات کو سورج اودے کر دیا۔

ورنہ یہ خطاب بالکل جھوٹ اور باطل لغو اور جہل ہوئے جاتا ہے۔ اسی طرح بہت سے وید منتروں میں علمائے زمان کیطرف خطاب ہے۔

اور آریہ مسافر میگزین کے صفحہ ۱۲ میں ایک منتر کا ترجمہ لکھا ہے۔ کہ اے عالم سب سے پہلے (چیزوں کو کام میں جوڑنے والے) روشنی اور زمین جو یہاں آتے ہیں تم سکھوں کے حصول کی غرض سے ان کی تشریح ہمارے لئے کرو۔ یہاں سے ظاہر ہے کہ وید کے زمانہ میں ایسے بہت سے عالم موجود تھے جنسے روشنی اور زمین کا علم حاصل کیا جا سکتا تھا۔ چنانچہ آریہ مسافر بھی اس منتر کی تشریح میں لکھتا ہے کہ قبل اسکے جو عالم لوگ پدارتھ ودیا کے موم کو سمجھ سکیں انہیں چاہیئے کہ زمین اور روشنی کے اوصاف کو عالموں سے معلوم کریں جب وید اور روشنی کے اوصاف معلوم کرنیکو عالموں کی احتیاج ہے تو پھر وید کس مرض کی دوا ہے۔ اور کیوں دعوےٰ کیا جاتا ہے کہ وید تمام علوم کا مخزن ہے۔ جس نے آپ کچھ اوصاف اشیاء بیان نہیں کئے۔ صرف عالموں پر چھوڑا+

نور کیساتھ عملی محبت کا ثبوت

اس دفعہ حسب ذیل احباب کرام نے نور کی توسیع اشاعت میں حصہ لیکر نور کیساتھ عملی محبت کا ثبوت دیا۔ جناب بابو نظام الدین صاحب ایک خریدار۔ جناب بابو نصر اللہ خان صاحب ایک جناب مولوی حکیم انوار حسین خانصاحب ا۔ جناب میاں اللہ دتا صاحب ا۔ جناب بابو سردار خانصاحب ا۔ جناب میاں محمد خدا بخش صاحب ۲ جناب منشی ظفر حسین صاحب ا۔ جناب منشی احمد حسن صاحب ا جناب شیخ محمد صاحب ملک بابو نبی بخش صاحب ا۔ گویا اس حساب ۱۰ + سابقہ ۵۲ = ۶۲ نے اپنا فرض ادا کیا۔ اور ابھی ۸۰۰ - ۶۲ = ۷۳۸ خریداروں پر یہ فرض پورا کرنا باقی ہے۔ ہمیں قوی امید ہے کہ یہ دوست بھی بہت جلد اپنے فرض سے سبکدوشی حاصل کریں گے۔ دوستو نور کے مضامین کو دیکھو کس قدر محنت شاقہ سے تیار کئے جاتے ہیں۔ دوست و دشمن اسبات کو مان گئے ہیں کہ نور سخت محنت سے ایڈٹ کیا جاتا ہے اور مذہبی دنیا میں نہایت مشتاق نگاہوں سے دیکھا جاتا ہے مگر افسوس ہے کہ نور کی اشاعت ابھی اطمینان بخش نہیں۔ اگر نور کا ہر ایک خریدار ان مذکورہ بالا خریداروں کی طرح ایک ایک دو دو خریدار دیدے تو اس کی توسیع اشاعت کا سوال ایک ہفتہ کے اندر اندر ہی طے ہو سکتا ہے کیا ایک یا دو خریدار کا پیدا کرنا بھی کچھ مشکل ہے؟ صرف تھوڑی سی توجہ درکار ہے+

نوٹ - نکات - رائیں

آریہ سماج میں دل توڑنیکی کوشش ہوتی ہے جوڑنیکی نہیں

اس میں کوئی کلام نہیں کہ آریہ دوستوں نے عیسائیوں۔ مسلمانوں۔ سکھوں۔ برہموؤں۔ اور جینیوں وغیرہ کے دلوں کو نہایت بے رحمی سے پارہ پارہ کیا ہے۔ اوّل تو یہی چرکہ جو سوامی جی نے ستیارتھ پرکاش میں ادیان غیر کو لگایا تھا۔ ان مذاہب کے پیروؤں کے دلوں کو پاش پاش کرنیکے لئے کافی سے بڑھ کر تھا۔ مگر سوامی جیکی ہونہار چیلوں نے اس گھاؤ پر بجائے مرہم کا پھایا لگانیکے مرچیں چھڑکنی شروع کردیں۔ جس سے باہمی آزردگی اور کشیدگی کی کھاڑی روز بروز وسیع ہوتی گئی۔ مگر اب آریہ سماج کی یہ انوکھی گل افشانی والی سپرٹ کا پارہ ۱۱۵ - درجہ تک پہونچگیا ہے۔ چنانچہ آریہ سماج کے پرسد ممبر اور پرانے خادم بھگت ایشر داس جی بی اے نہایت آزردگی سے آریہ گزٹ میں آریہ سماج کو ان درد بھرے الفاظ میں یاد کرتے ہیں۔ آپ نے (آریہ سماج نے ایڈیٹر) ایسی غلطی کی ہے جسکی تلافی مشکل ہے۔ ہردے کا شیشہ ایسا شیشہ ہے کہ جب ٹوٹ جاوے یا اس پر داغ پڑجاوے۔ تو وہ ایسی ہی سائینس سے دور ہو سکتا ہے جسکو آجکل کوئی نہیں جانتا۔ اور آریہ سماج تو اس کے جاننے کی کوشش بھی نہیں کرتا۔ دل توڑنے کی کوشش بہت ہوتی ہے۔ جوڑنے کی نہیں۔ اب اس پر کچھ حاشیہ چڑھانیکی ضرورت نہیں۔ جب ان حضرات کا اپنوں سے یہ سلوک ہے تو دوسروں کا گلہ قطعی عبث ہے۔

آریہ سماج کی گاڑی کا پہیہ کس طرف کو جا رہا ہے

آریہ دوستوں کی دیدہ دلیری اب حد سے تجاوز کر چکی ہے۔ سیالکوٹ پیپر کا ایڈیٹر جو نہ مسلمان ہے۔ بلکہ آریہ دوستوں

کا ہی ہم قوم ہے۔ وہ سیالکوٹ میں سکھوں اور آریوں کے باہمی نزاع اور فساد کے متعلق اپنے ۵ مئی ۱۹۱۱ء کے پرچہ میں آریہ دوستوں کی تیز مگر خطرناک سپرٹ کا اظہار بدیں الفاظ کرتا ہے "ہمیں پھر افسوس سے بیان کرنا پڑتا ہے کہ بجائے اس کے کہ آریہ سماج پہلی غلطی کے سدباب کیلئے تیار ہوتی۔ اس نے ۵ مئی اور ۶ مئی کے لیکچروں میں پھر گورو نانک دیوجی مہاراج پر ناجائز حملے کئے ہیں۔ اور بہت سے نامناسب ریمارک پاس کئے۔ اور اس مہم کی فتح کے لئے خاص طور پر اخبار پنجابی سورما کے ایڈیٹر کو بلایا گیا۔ ہم نہیں جانتے کہ سماج اس جھگڑ بازی سے کیا حاصل کرنا چاہتی ہے۔ اور ہندوؤں میں نفاق کا بیج بو کر کیا فائدہ اٹھائے گی۔ ہمیں خیال تھا کہ آریہ سماج سیالکوٹ اور سنگھ سبھا پر ہمارا نوٹ جو ہم نے گذشتہ پرچہ میں انکی قابل اعتراض کارروائی پر کیا تھا۔ کچھ اثر پڑے گا۔ اور یہ آئے دن کی بے دے ختم ہو جائے گی۔ لیکن آریہ سماج کی قابل اعتراض لیکچر بازی سے معلوم ہوتا ہے کہ آریہ سماج صلح کل پالیسی کو پسند نہیں کرتی۔ ہم پھر آریہ سماج سیالکوٹ کو توجہ دلاتے ہیں کہ اس قسم کے لیکچروں کے سلسلہ کو جسقدر جلدی ممکن ہوسکے بند کرنے کی کوشش کرے"

نوٹ:۔ اس میں بیچارے آریوں کا کیا قصور ہے۔ یہ تو صرف اپنے گورو کے نقش قدم پر چلنے کی کوشش کرتے ہیں۔ واقعی یہ ہے بھی سچ ؎

گورو جس کے ہوں جس راہ پر فدا
وہ چیلا نہیں جو نا دے سر جھکا

بہر حال آریہ سماج کو اگر کسی اور خیال سے نہیں تو مصلحت وقت کو ہی مد نظر رکھکر ان کھلی باگوں کو ذرا کم کرنا چاہیئے۔ ورنہ یہ جنوں مستی رنگ لائے بغیر نہ رہے گی +

پہلے اپنی آنکھ کا شہتیر دیکھو

ہمیں سخت افسوس ہے کہ بعض سوسائٹیوں کے ممبروں نے دوسروں پر نکتہ چینی کا اجارہ لے رکھا ہے۔ اوروں کے مچھروں کو چھانا جاتا ہے۔ مگر کیا مجال کہ ذرا اپنے ہاتھی کو دیکھیں۔ اوروں کے تنکے پر نہایت دیدہ دلیری سے انگشت نمائی کیجاتی ہے۔ مگر کیا مجال کہ وہ ذرا اپنی آنکھ کا شہتیر دیکھیں۔ اس خواہ مخواہ کی نکتہ چینی اور دلستانی کے اجارہ داروں میں سر ہمیاں مسافر کا نمبر سب سے اعلےٰ ہے۔ چنانچہ میاں مسافر ۱۲ مئی ۱۹۱۱ء کے پرچہ میں فرماتے ہیں:۔

"بے شک سر آغاخان ویدوں کو کلام الٰہی نہیں مانتے۔ وہ مسلمان ہیں۔ اور ممکن ہے کہ اسلام انہیں اس مکروہ ریاکاری کی اجازت دیتا ہو۔ کہ وہ انسان ہوتے ہوئے محض چند ٹکوں کیخاطر ہزار بندگان خدا کو اپنے جال میں پھنسائیں"

او! مسافر:۔ اس امر میں اسلام اس مکروہ ریاکاری کے لئے وہاں تک ہی ساتھ دیتا ہے۔ جہانتک تم کو ویدک دھرم چند ٹکوں کیلئے مس گوہر جان کا ضمیمہ شایع کرنے میں۔ کچھ آیا سمجھ میں؟ +

آریہ سماج کی منچلی طبیعتیں قابو سے باہر ہو جائینگی

مہاشہ [illegible] پرکاش سیالکوٹ سے

KHILAFAT LIBRARY

آریہ اور سکھ جھگڑے کے متعلق اپنی رائے کا اظہار بدیں الفاظ کرتا ہے:۔

"ہم بھی جانتے ہیں کہ آریہ اوپدیشک نے کچھ کڑوا سچ کہا۔ گو اس کا قصور صرف اتنا ہے کہ اس نے سکھوں کے گرنتھوں سے پڑھ کر سنا دیا لیکن اس بات کی بھی کیا ضرورت تھی۔ جب باوجود اس قدر اشتعال دلائے جانیکے اسوقت تک ہم خاموش رہے ہیں۔ تو اب سکھوں کے گرنتھوں پر درشتی ڈالنے کی کیا ضرورت تھی۔ لیکن اس کے ساتھ یہ بھی ضروری ہے کہ سکھ اپنے گریبان میں منہ ڈالکر دیکھیں انکا مذہب جو کچھ ہے اس کو وہ جانتے ہیں .... مناسب یہی ہے کہ وہ شیشہ کے مکان میں رہتے ہوئے دوسروں پر پتھر نہ پھینکیں۔ ...... کیونکہ اندیشہ ہے۔ کہ آریہ سماج کی منچلی طبیعتیں قابو میں نا رہیں۔ اور وہ سکھ دہرم کا بخیہ ادھیڑ کر پبلک کے سامنے رکھدیں"

نوٹ:۔ بجائے اس کے کہ پرکاش اپنے منہ پھٹ اپدیشکوں کو تنبیہ کرتا۔ الٹا انکی پیٹھ ٹھونک رہا ہے۔ بھلا اس تیس مار خاں کو پہلے یہ تو سوچنا چاہیئے تھا کہ جو تم اپنے اوپدیشکوں کی پیٹھ ٹھونک کر انہیں کیل کانٹے سے آراستہ کرنا چاہتے ہو۔ آگے مد مقابل نے کوئی چوڑیاں پہن رکھی ہیں۔ ہر امر کے اظہار کے وقت عاقبت پر ضرور نظر ڈال لینی چاہیئے۔ مگر عاقبت اندیشی لائیں کہاں سے۔ اگر آریہ سماج میں عاقبت اندیشی سے کام لیا جاتا۔ تو غالباً آریہ سماج کی گاڑی کا پہیہ جسطرف کو اس وقت جارہا ہے۔ اس کا رخ ضرور بدلا ہوا ہوتا۔ اب بھی وقت ہے۔ ورنہ اس کی روک تھام کیلئے زمانہ کے زبردست ہاتھ کو حرکت کرنی پڑے گی۔

باوا نانک رحمۃ اللہ علیہ کے اسلام پر ایک سکھ اوپدیشک کی گواہی

سنت تیجا سنگھ صاحب

اوپدیشک سنگھ سبھا سیالکوٹ نے اثناء لیکچر میں فرمایا۔ کہ گرنتھ میں ایک شلوک ہے جسمیں نماز اور روزہ آدی کا ذکر ہے پڑھکر فرمایا کہ جو ایسا مسلمان ہے وہ مبارک ہے۔ اور باوا صاحب بھی ایسے ہی مسلمان تھے۔ اگرچہ اپدیشک صاحب نے اس شلوک کو ظاہر نہیں کیا۔ مگر ہمارا خیال ہے کہ شاید آپ کی مراد گرنتھ کے اس شلوک سے ہوگی:۔ جسمیں لکھا ہے:۔

تیہہ (۳۰) کر رکھے پنج کر ساتھی ناؤں شیطان مت کٹ جائی
نانک آکھے راہ پر چلنا مال دھن کرت کریں بجائی!

مطلب:۔ اللہ تعالےٰ کے مقبول بندے وہی ہیں۔ جو اس وحدہٗ لاشریک کی عبادت کرتے ہیں۔ تیس روزے رکھتے ہیں اور پانچوں وقت نماز

پڑھتے ہیں۔ اس نیّت سے کہ شیطانی وساوس سے اللہ تعالےٰ محفوظ رکھے۔ اگر تو نماز اور روزہ نہیں رکھیگا۔ تو شیطان تیرا نام نیک بندوں اور خدا پرستوں سے کاٹ دیگا"

اس میں کوئی کلام نہیں کہ اگر ہمارے سکھ بھائی خالی الذہن ہو کر باوا نانک رحمۃ اللہ علیہ کے عقاید اور ان کے اقوال پر تدبر کریں تو نہایت آسانی سے یہ بات انکی سمجھ میں آجائیگی کہ باوا نانک رحمۃ اللہ علیہ درحقیقت اسلام کے عاشق زار تھے۔ اے خدایا تو میرے بھائیوں کی آنکھ کھولدے۔ بیشک دلوں کا پھیرنا تیرے ہی قابو میں ہے۔

باوا نانک رحمۃ اللہ علیہ تناسخ کے قایل نہ تھے!

پھر سنت تیجا سنگھ صاحب اوپدیشک نے اپنے لیکچر میں کہا کہ آریہ لوگ روح مادہ جیو پرکرتی وغیرہ کو انادی مانتے تھے۔ مگر باوا صاحب نہیں "گرنتھ میں ایک شلوک ہے" غالباً آپ کی مراد گرنتھ کے اس شلوک سے ہوگی:۔

جیا جنت سرب شرن تمہاری سرب جیاں نده پاسے جو تده بھاوے سوئی چنگا اک نانک کی اروا سے

یعنی:۔ روح اور مادہ کا تو تو ہی خالق ہے تجھے اختیار ہے جس کو جیسا مرتبہ چاہے ویسا دے۔ ہم کون ہیں جو اس میں چون چرا کریں۔ مگر تناسخ والا تو ایسا ہرگز ہرگز نہیں کہیگا۔ وہ تو کہیگا۔ کہ مراتب کرموں پر منحصر ہیں بغیر کرموں کے کچھ نہیں اور اللہ تعالےٰ ہرگز ہرگز کسیکو اچھّا برا نہیں بنا سکتا۔

ویدسرب ودؤل کا بھنڈار ہے

آریہ دوستوں کا یہ دستور ہے کہ اگر آج ولایت سے خبر آتی ہے کہ "ہوائی جہاز" کی نئی ایجاد نکلی ہے۔ تو ہمارے دوست جھٹ کہہ دیتے ہیں کہ ہمارے ویدوں میں یہ تو پہلے ہی درج تھا۔ یہ کوئی نئی بات تھوڑی ہی ہے۔ ٹیلیفون ٹیلیگراف غرضیکہ جسقدر حال کی نئی ایجادیں ہیں۔ ہمارے آریہ دوست نہایت وثوق کیساتھ یہ کہنے کیلئے تیار ہیں کہ ہمارے ویدوں میں ان سب چیزوں کا ذکر ہے۔ اگر امریکہ سے یہ خبر آجاوے کہ مسور کی دال اور حلوہ کھانے سے اندر جاکر لوہا بن جاتا ہے۔ تو آریہ دوست پہلے ہی یہ کہنے کیلئے تیار ہو جائیں گے۔ کہ ہاں ہمارے ویدوں میں بھی لکھا ہے۔ یہ دیکھکر ایک مثال یاد آگئی:۔

ایک گھر ایک عورت بیاہی آئی۔ اس کے خاوند نے کہا کہ آج حلوا بناؤ۔ اس نے سوچا کہ کسطرح بناؤں اگر نہ بناؤں گی تو ناک کٹے گی۔ یہ سوچکر ایک پڑوسن سے پوچھنے گئی۔ پڑوسن جو کچھ بتاوے وہ کہدے یہ تو میں جانتی ہوں۔ آگے بتا۔ پڑوسن نے اس کی چالاکی معلوم کرلی اور غصّہ میں آکر کہا کہ پھر راکھ ملادیں"

KHILAFAT LIBRARY

سو یہی حال ہمارے آریہ دوستوں کا ہے جو نئی نئی ایجاد نکلے۔ ان کے ویدوں میں موجود۔ مگر پہلے اس ایجاد کا اظہار نہیں کریں گے!

بیزاری! بیزاری!! بیزاری!!!

سکھ پریس اسبات کا شاکی ہے۔ کہ بعض مسلمان ایک چولہ جسے وہ باوا نانک جیکا چولہ کہتے تھے پہن کر امرتسر کے بازاروں اور دربار صاحب میں پھر کر خواہ مخواہ ہمیں اشتعال دلایا۔

ہمیں اپنے معاصرین کی اس شکایت سے پوری پوری ہمدردی ہے کہ خواہ مخواہ ایسا کرکے کسی سوسائٹی کے ممبروں کے جذبات کو کیوں برانگیختہ کیا گیا۔ مگر مشکل یہ ہے کہ کرتے تو ہیں بعض جوشیلے اور غیر ذمہ دار مگر اس کا خمیازہ اٹھانا پڑتا ہے ذمّہ دار لوگوں کو اگرچہ اس کے لئے ہمارے غیر ذمّہ دار دوستوں کے ہاتھ میں ایک دلیل ہے وہ کہہ سکتے ہیں کہ ہمارے سکھ بھائیوں نے اشتہار بازی سے ہمارا ناک میں دم کر دیا ہے۔ اور اس لئے ہمنے مناسب جانا کہ ہم انہیں سری گورو نانک دیو جی کے پوتر اور مطہر چولہ کے درشن کرائیں۔ "تاکہ وے اس چولہ کو دیکھکر ہمارے اور اپنے تعلقات پر غور کریں۔ مگر کم از کم "نور" اس امر میں ان دوستوں کا ہم خیال نہیں۔ بفرض محال اگر یہ مان بھی لیا جاوے کہ سکھوں کی طرف سے کچھ زیادتی ہوئی تو کیا ہوا؟ سکھ ہمارے بھائی ہیں۔ آخر ایک بھائی کا دوسرے بھائی پر کچھ حق بھی ہوتا ہے۔ اگر ایک بھائی غصّہ میں ہو تو دوسرے بھائی کیلئے خاموشی ضروری ہے۔ ان ہمارے جوشیلے دوستوں کیلئے بجائے اس کے یہ چولہ پہن کر اپنے بھائیوں کے دل دکھاوے کا موجب بنتے بہتر ہوتا کہ گرنتھ اور جنم ساکھی سے باوا نانک رحمۃ اللہ علیہ کے شلوک اور اقوال لے کر نہایت محبت اور پریم کے ساتھ گورمکھی اکھشروں میں لکھکر سکھ صاحبان میں مفت تقسیم کرتے۔ مگر کرتے تبھی اگر گورمکھی جانتے ہوتے۔ اگر آنکی چالاکی پر بھروسہ اور کہیں کی اینٹ کہیں کے روڑے پر مدار ہو تو پھر ہم اس امر کی توقع ہی کیسے رکھ سکتے ہیں۔ کیا ہی اچھا ہوتا کہ اگر وہ خود گورمکھی میں ٹریکٹ نہیں لکھ سکتے تھے۔ تو کسی گورمکھی دان کی مدد ہی حاصل کیجاتی شاید اس میں ہتک سمجھتے ہوں۔

جسقدر ہمارے بھائیوں میں جوش ہے۔ کاش اسی قدر یا اس سے نصف ہی تحقیقات کا مادہ بھی ہوتا؟ ممکن ہے شاید یہ پڑھکر کسی بھائی کو رنج پہونچے۔ مگر میں صاف گو آدمی ہوں۔ سکھوں کیساتھ مباحثہ کرنے کے لئے۔ اور مذہبی گفتگو کے واسطے آپ بفضل خدا "نور" کو اگلی صف میں پاؤ گے۔ مگر اس روش سے "نور" کو قطعی اختلاف ہے کہ وہ دوست جو گورمکھی کا حرف تک نہ جانتے ہوں اور نہ ہی جاننے کی کوشش کرتے ہوں وہ اس قوم سے ٹکر لگانے کیلئے تیار رہوں۔ جنکے کل گرنتھ اور مذہبی پستکیں گورمکھی اکھشروں میں ہیں۔ "نور" نے خیر خواہی کو مدنظر رکھکر یہ بے لاگ رائے ظاہر کردی ہے۔ آیندہ آپکا اختیار ہے"

مرا دما نصیحت بود کردیم"

نظیر پاس

آہ! جائے غور ہے کہ آریہ دوست جنکو سکھ ازم سے کچھ بھی تعلق نہیں۔ بانئے سماج نے بانئے سکھ ازم کی شان میں سخت ہتک آمیز کلمات استعمال کیئے۔ مگر زمانہ کی لہر زبردست ہے آریہ سماج کے زمانہ شناس طبقہ نے ہوا کے رُخ کو پہچانا۔ کہ اب وقت ہے کہ ہم سکھوں پر اپنے کمند ڈالیں۔ چنانچہ گورمکھی میں ایک "پنجابی سور" نامی اخبار محض سکھوں کیلئے جاری کردیا مگر ہم لوگ جو اسبات کے مدعی ہیں۔ اور ہمارا ایمان ہے کہ بانئے سکھ ازم درحقیقت ایک پکے اور متدین مسلمان تھے۔ مگر اس کی موجودہ امّت ایک یا دوسری بات سے متحرک ہوکر دائرہ اسلام سے دور جا پڑی ہے۔ تو کیا یہ ہمارا فرض نہیں کہ ہم ان دور افتادہ بھائیوں کو اپنے گلے لگانیکی کوشش کریں۔ پچھلے دنوں اشتہار بازی سے جس جوش کیساتھ باہمی آزردگی اور کشیدگی کی کھاڑی کو وسیع کیا گیا۔ کیا ہی اچھا ہوتا اگر اس کی بجائے گورمکھی ٹریکٹ لکھکر سکھوں میں مفت تقسیم کیئے جاتے ہمارا فرض ہے کہ ہم مستقل طور سے سکھ صاحبان کیلئے گورمکھی میں کوئی اخبار یا رسالہ جاری کریں۔ اگر یہ نہیں ہو سکتا تو ست بچن یا سوانح عمری حضرت باوا نانک رحمۃ اللہ علیہ کا ہی گورمکھی ترجمہ کرکے سکھ صاحبان میں کثرت سے تقسیم کریں۔ کیونکہ سکھوں کی عورتیں تک گورمکھی پڑھی ہوئی ہیں۔ اور اردو سے ان لوگوں کو بہت کم انس ہے۔ مگر یہ کام قوم کی توجہ کو چاہتا ہے۔ اکیلے آدمی کا کام نہیں مگر بدقسمتی سے آجکل کچھ ایسی الٹی گنگا بہ رہی ہے کہ بڑے سر والوں پر بڑے پیٹ والوں کو ترجیح دی جا رہی ہے۔ خاموشی اور امن کیساتھ کام کرنیوالوں کی نسبت جوش پھیلانے والوں کو پسندیدگی کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔ آج ایک آدمی نہایت محنت شاقہ سے گرنتھ اور دیگر پستکوں سے باوا نانک رحمۃ اللہ علیہ کے اقوال کو جمع کرکے نہایت محبت کیساتھ کوئی کتاب لکھتا ہے۔ مگر کل کو دوسرا آدمی جسے اس قدر طاقت نہیں کہ وہ خود گرنتھ یا جنم ساکھی وغیرہ کو پڑھ سکے۔ مگر دوسرے کی تصنیف شدہ کتاب میں سے شلوک وغیرہ نکالکر اور کچھ تھوڑا سا اپنی طرف سے نمک مرچ لگاکر کوئی کتاب یا ٹریکٹ وغیرہ چھاپ دیتا ہے۔ جس سے نقلی مصنف کی تصنیف تو ہاتھوں ہاتھ بک جاتی ہے۔ بلکہ دوسرے اور تیسرے اور بعض اوقات چوتھے ایڈیشن تک نوبت پہونچتی ہے۔ اور بیچارے اصلی مصنف جس نے سالہا سال کی محنت شاقہ سے کوئی کتاب لکھی تھی۔ وہ الماریوں میں پڑی دیمک کی نذر ہو رہی ہے۔ اب اگر اس کو آئندہ کسی تصنیف کا حوصلہ پڑے۔ تو کس برتے پر۔ اگر چندے یہی حالت رہی۔ تو یہ الٹی گنگا اپنا رنگ لائے بغیر نہ رہے گی۔ کام کرنیوالے لوگوں کو مجبوراً پبلک لائف سے کنارہ کش ہونا پڑیگا

دوستو! سکھ آپ کے بہت نزدیک آگئے ہیں اب وقت ہے کہ آپ گورمکھی میں ٹریکٹ اور کتابیں لکھ کر سکھوں میں اندھا دھند تقسیم کردو۔ مگر محبت اور پریم کیساتھ۔ اللہ تعالے کسیکی محنت کو ضایع نہیں کرتا۔ آپکا بویا ہوا بیج ضرور وقت پر اپنا پھل لائیگا۔ اگر آپ لوگوں کے دلوں میں ڈاک ولایت جتنی بھی اس کام کی قدر ہوتی تو آپ دیکھ لیتے کہ کس قدر سکھ صاحبان اپنے پیر و مرشد حضرت باوا نانک رحمۃ اللہ علیہ کے قدم بقدم چلنے کیلئے تیار ہوگئے ہوتے خدا ہی ہے جو آپ لوگوں کے دلوں میں اس کے لئے اٹل اور امٹ تحریک پیدا کرے۔ ورنہ آپ کے ہمسایہ قوم آریوں نے تو سکھوں کے لئے گورمکھی اخبار جاری کرہی دیا ہے۔ دوستو! ہوا کے رخ کو دیکھو۔ اپنے فرض کو پہچانو۔ ورنہ ایسا نہ ہو کہ بعد میں کف افسوس ملکر حسرت کے ساتھ یہ فقرہ کہنا پڑے ؎

کمانیوالے کھاگئے اور گھر کے گائیں گیت

خط و کتابت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دو۔ ورنہ عدم تعمیل کی شکایت معاف۔

لگن ہو تو ایسی ہو

ہندوستان میں آگے ہی عیسائی واعظین کی کمی نہیں۔ لیکن سات سمندر پار بیٹھے ہوئے عیسائیوں کو یہ سوجھ رہی ہے کہ ہندوستان میں واعظین بہت کم ہیں۔ اس لئے یونائٹڈ فری چرچ آف سکاٹ لینڈ کے کام کے متعلق ولایت میں کوشش ہو رہی ہے۔ کہ ہندوستان کے کام کو زیادہ بڑھانے کیلئے ڈیڑھ لاکھ روپیہ اور جمع کیا جائے ۷۵ نئے مرد واعظین اور ۲۵ نئی عورتیں پرچارک کا اضافہ کرکے ہندوستان کو بھیجی جاویں۔ یہ انکا حال ہے۔ جن کے آگے ہی ہزاروں واعظین گاؤں گاؤں اور شہر بشہر اشاعت کر رہے ہیں پہاڑوں کو چیرتے ہوئے۔ ان کی چوٹیوں تک پہنچ گئے ہیں۔ لیکن تا ہنوز دم کہتے ہیں۔ کہ ابھی کام کچھ نہیں ہوا۔ لیکن دوسری طرف ہم ہیں جنہوں نے کچھ کام کرنا تو ایک طرف رہا۔ اس کام کیطرف منہ بھی نہیں کیا۔ فضول کاموں کے پیچھے نہایت تیزی سے دوڑ رہے ہیں۔ مگر اس ضروری کام کو پس پشت ڈالا ہوا ہے۔ دعوے تو یہ ہے کہ ہم کل دنیا کو اعلے کلمۃ الحق سے مالا مال کریں گے۔ مگر عمل یہ ہے کہ اپنے ہی پیاسوں کی پیاس بجھانے کے لئے آدمی نہیں ملتے ✤

آریہ سکھوں سے کیا سلوک کرنا چاہتے ہیں

۱۰۔ جیٹھ کے پرکاش میں ایک پرکاش کے پریمی کا خط شایع ہوا ہے۔ جو ہم بجنسہ پرکاش سے لیکر یہاں نقل کرتے ہیں:۔ "بہت سے مہاشوں کی یہ رائے ہے کہ موجودہ حالت میں سماج کو سکھ قوم کی طرفداری نہیں کرنی چاہیئے۔ بلکہ موقعہ دینا چاہیئے کہ تت خالصوں کو اپنی طاقت کا اندازہ معلوم ہوجائے کیونکہ آئے دن سماج کو اپنا کنکا سمجھ کر آڑے ہاتھوں لے رہے ہیں تاوقتیکہ یہ سماج کی مدد کیلئے خود درخواست نہ کریں کیونکہ یہ لوگ سماج کی مدد کے بغیر کچھ نہیں کر سکتے۔ ایک دوسرا مہاشہ لکھتا ہے "یہ بالکل آسان اور ممکن بات ہے کہ مسلمان اور سکھوں کی صلح ہوجائے۔ مگر سکھوں اور آریوں کے

KHILAFAT LIBRARY

درمیان صلح ہونا تا قیامت مشکل ہے"!

"نور":- کردنی خویش آمدنی پیش۔ بانئے سماج نے جو بانئے سکھ ازم کی شان میں گوہر افشانی کی ہے۔ کیا اس کا گھاؤ کبھی بھر سکتا ہے؟ تلوار کا زخم مل جائے تو مل جائے۔ مگر نوکدار قلم اور زبان کا گھاؤ ملنا قطعی ناممکن ہے۔ آریہ دوست اسے نوٹ کر لیں! +

نومسلم حفاظت فنڈ

پہلی آواز

اخویم مکرم شیخ ہاشم علی صاحب گرداور قانونگو کے لئے میرا دل دعاؤں سے بھر اہوا ہے۔ میں دیکھتا ہوں کہ جہاں کوئی نیک تحریک ہو۔ تو یہ مرد خدا اگلی صف میں نظر آئیگا۔ گو شیخ صاحب کی تنخواہ قلیل ہے۔ مگر قومی تحریکوں اور مذہبی کاموں میں آپ اس فدائے اسلام کو تین تین چار چار سو روپیہ ماہوار تنخواہ لینے والوں سے بڑھا ہوا پاوگے۔ سچ ہے سے

تونگری بدل است نہ بمال!

پچھلی دفعہ جب نور کے ذریعہ ایک نومسلم کی مصیبت کو آشکارا کیا گیا۔ تو اس کے لئے صرف شیخ صاحب کا دل ہی پسیجا اور آپ نے تین روپیہ فوراً بھیجدیے۔ جو بذریعہ منی آڈر ایڈیٹر ملت کی معرفت اس نومسلم کو پہنچائے گئے۔ اور اب آپ نے نومسلم حفاظت فنڈ میں بھی سب سے پہلے لبیک کہی ہے۔ اور دس روپیہ بھیجنے کا وعدہ فرمایا ہے۔ اور دس روپیہ حکیم خدا بخش صاحب نے بھی شیخ صاحب کو اس مد میں دینے کا وعدہ کیا ہے۔ جو شیخ صاحب عنقریب وصول فرماکر بھیجدیں گے اللہ تعالے ہمارے بزرگ بھائی کو جزائے خیر دے۔ اور ہماری دل و جان سے یہ دعا ہے۔ کہ نور کے دیگر ناظرین کو بھی اللہ تعالے شیخ صاحب جیسا ہی دل عنایت فرماوے۔ تاکہ وہ بھی قومی کاموں میں پیش از پیش نظر آئیں۔ (آمین)

دوسری آواز

دوسری آواز اخویم مکرم جناب سید امیر علی شاہ صاحب سب انسپکٹر ریلوے پولیس سمہ سٹہ کی ہے۔ آپ پانچ روپیہ دینے کا وعدہ فرماتے ہیں۔ اور پھر ساتھ ہی اس کے آپ ہر سال اس میں پانچ روپیہ ارسال فرماتے رہیں گے۔ اللہ تعالے شاہ صاحب کو جزائے خیر دے +

تیسری آواز

اخویم مکرم بابو نصر اللہ خانصاحب ہلکی مردان کی ہے۔ آپ نومسلم حفاظت فنڈ میں دس روپیہ دینے کا وعدہ فرماتے ہیں جزاک اللہ احسن الجزاء۔

چوتھی آواز

اخویم مکرم ماسٹر محمد دین صاحب بی اے۔ سکینڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان کی ہے۔ آپ اس مد میں دس روپیہ دینے کا وعدہ فرماتے ہیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

پانچویں آواز

جناب شیخ غلام حیدر صاحب انسپکٹر پولیس کی ہے۔ جو لکھتے ہیں۔ کہ نومسلم حفاظت فنڈ میں مبلغ دس روپیہ سالانہ ہیں۔ اللہ تعالے جناب شیخ صاحب کو جزاء خیر دے۔

چھٹی آواز

جناب منشی عبد العزیز صاحب سہارنپوری کی ہے۔ جو اس کار خیر میں عشرہ روپیہ دینے کا وعدہ فرماتے ہیں۔ جزاک اللہ احسن الجزاء۔

ساتویں آواز

جناب حکیم مولوی انوار حسین صاحب کی ہے جو اس مد میں دس روپیہ دینے کا وعدہ فرماتے ہیں جزاک اللہ احسن الجزاء۔

آٹھویں آواز

جناب بابو نظام الدین صاحب نیوں کی ہے۔ جو فرماتے ہیں۔ کہ آٹھ روپیہ نومسلم حفاظت فنڈ کیلئے بتفصیل ذیل ارسال ہیں۔ مبلغ ۵ روپیہ اپنی پاکٹ سے۔ مبلغ تین روپیہ مرزا اعظم خانصاحب سے جزاکم اللہ احسن الجزا۔

نویں آواز

جناب چودہری غلام احمد صاحب رئیس کاٹھگڑہ کی ہے۔ جو نومسلم حفاظت فنڈ میں دس روپیہ دینے کا وعدہ فرماتے ہیں۔ جزاک اللہ احسن الجزاء۔

ہماری دل و جان سے یہ دعا ہے۔ کہ اللہ تعالے ان دوستوں کو اجر عظیم عطا فرماوے تاکہ یہ دوست ہر کار خیر میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے ہوئے ثواب دارین حاصل کرتے رہیں۔ دیگر بہی خواہان ملت کو بھی خصوصیت سے اس کار خیر میں حصہ لینا چاہیئے۔ دوستو! اپنے گردو پیش نظر دوڑا کر دیکھو۔ کہ آپ کی ہمسایہ قوموں نے بھارت شدہی سبھا میں ہزاروں روپیہ جمع کر لیا ہے۔ جس میں وہ بھولے بھالے مسلمانوں کو اسلام جیسے اتم۔ اکمل۔ اور اطہر دین سے برگشتہ کرکے جینو اور چوٹی رکھوا رہے ہیں۔ اچھوت ذاتوں کیلئے جابجا مدرسے کھول دیئے ہیں جس جگہ وہ اپنی دیوار کی بنیاد کی اینٹوں کو مضبوط کر رہے ہیں۔ تو پھر کیا آپ بے درد بے زر۔ بے گھر بے پر۔ گروہ کو اپنی پناہ میں لیکر ابد الآباد تک کی دعائیں حاصل نہیں کروگے"

KHILAFAT LIBRARY

ریویوز

بھارت بکش

لاہور کے لالہ دہرمپال نے نخل اسلام نامی ایک کتاب لکھ کر مذہبی دنیا میں سخت ابتری پھیلائی تھی۔ آریہ سماج ایک یا دوسری وجہ سے متحرک ہوکر مذہبی دنیا میں ایجی ٹیشن پھیلانے میں خاص ملکہ رکھتی ہے جس نے نخل اسلام جیسی پر فتنہ کتاب کی نہایت فراخدلی سے اشاعت کی ہے۔ اس کے جواب میں جناب منشی حسین بخش صاحب اپیل نویس بٹالہ نے بھارت برکش نامی کتاب لکھی ہے۔ جسمیں ہندو اور مسلمانوں میں دوستانہ تعلقات پیدا کرنے کے علاوہ برکات گورنمنٹ کو بھی آشکارہ کیا ہے اور لالہ دہرمپال کی پر فتنہ اور پر شرارت کتاب کا ایسا دندان شکن اور منہ توڑ جواب دیا ہے۔ کہ اگر لالہ دہرمپال کے ملاحظہ سے یہ کتاب گذر جائے تو غالباً اس کو بھی چھٹی کا دودھ یاد آجاوے۔ بہی خواہان ملت کو چاہیئے کہ اس کتاب کو خرید فرماکر اس کی اشاعت میں خصوصیت سے مدد کریں مگر افسوس ہے کہ مسلمان دوست ایسی کتابوں کی اشاعت سے ایسے بے فکر اور بےخبر ہیں۔ کہ آریوں کی کتابیں تو ہاتھوں ہاتھ بک جاتی ہیں اور ان کا جواب جو مسلمانوں کی طرف سے

ﮧ وصول ہو گئے۔ جزاک اللہ

بذریعہ نخلیے۔ جزاک اللہ

سو دیا جاتا ہے وہ الماریوں میں پڑا دیمک کی ہی نذر ہوتا ہے - جسکا لازمی نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ آریوں کیطرف سے تو دھڑا دھڑ کتابیں شایع ہوتی رہتی ہیں - مگر مسلمانوں کیطرف سے شاذو نادر +

بھارت پرکش کی قیمت ۸ / ہے - اور منشی حسین بخش صاحب اپیل نویس ٹبالہ سے ملسکتی ہے -

الاسلام

یہ ایک نیا اخبار ہے - جو جوہدری مولوی محمد عبد اللطیف خانصاحب آف گنا چور کی زیر ارادت لاہور سے شایع ہونا شروع ہوا ہے - آجتک جسقدر نمبر اس کے نکل چکے ہیں - نہایت محنت سے ایڈٹ کئے گئے ہیں - عام اخباری اغراض کے علاوہ اشاعت اسلام اور گورنمنٹ کی اطاعت و وفاداری اہل اسلام ہی مد نظر ہے اور اس کے دو چار نمبروں کے دیکھنے سے توقع کی جاسکتی ہے کہ اگر ایڈیٹر صاحب استقلال اور اسی طرح جانفشانی سے کام کرتے رہے تو لاریب اس پرچہ کا پبلک میں خندہ پیشانی سے خیر مقدم کیا جائیگا سالانہ قیمت ۳ روپیہ

اسلام اور بدھ مذہب

مولوی عزیز مرزا صاحب بی - اے سکرٹری مسلم لیگ نے ادیب میں ایک مضمون بدھ مذہب کی بے نظیر خوبیوں پر دیا تھا - جس میں یہ دعوے کیا گیا تھا کہ یہ خوبیاں کسی اور مذہب میں نہیں پائی جاتیں - یہ پڑھکر بھلا ایک غیور مسلمان کسطرح خاموش رہ سکتا تھا - کہ سوفیت کے سورج کو چھوڑ کر چاند کی مدھم روشنی کے گیت گائے جائیں - سو میر محمد اسحاق صاحب نے اس مضمون کی تنقید کی ہے - اور مقابلہ کرکے دکھلایا ہے کہ دنیا میں صرف قرآن شریف ہی ایسی کتاب ہے کہ جسکی تعلیم دنیا بھر کے مذہبی لٹریچر میں بے نظیر اور عدیم المثال ہے یہ رسالہ قرآن شریف کی عظمت اور شوکت کے اظہار میں لکھا گیا ہے - قیمت فی جلد ۳ /

میاں محمد یمین تاجر قادیان سے طلب کریں

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے پہلے کا نظارہ

KHILAFAT LIBRARY

نمبر ۶

ویسے تو بادشاہان قسطنطنیہ و طاصفوں عرب کے مختلف صوبجات پر براہ راست حکمرانی کرتے تھے - لیکن علاوہ اسکے دو بہت بڑے رئیس قبایل عرب کے یعنے امیر قبیلہ غسان اور امیر قبیلہ حرہ بھی قیصر روم اور خسرو ایران کے مطیع و فرمانبردار تھے اور ان خونریز اور بے سود لڑائیوں میں جو فارسیوں اور رومیوں کے درمیان ہوئیں - جن میں ان ہردو فریق کے خون کی ندیاں بہ گئیں اس کے علاوہ بنی غسان اور بنی حرہ ایکدوسرے کے مقابل میں صف آزما ہوئے - ان واقعات سے صاف ظاہر ہے کہ اس وقت عرب جنگ و جدل کا اکھاڑہ اور خونریزیوں کا مقتل گاہ بنا ہوا تھا - پس جزیرہ نما عرب جیسی متغایر اجزا سے مرکب تھا ویسے ہی مختلف مت متانتر اور ادیان اس میں رائج تھے - اگر ایک طرف پیروان زردشت کا اکھاڑہ تھا - تو دوسری طرف مسیحوں کا اڈہ - اور تیسری طرف یہودیت کا پنڈال - اور چوتھی طرف دیر تبت کا پلیٹ فارم اور پانچویں طرف مطلقاً اجہل الناس کا بازار گرم وغیرہ وغیرہ جسقدر مختلف مذاہب اور ادیان اوسمیں رائج تھے - ویسے ہی بلکہ اس سے بھی بڑھ چڑھ کر مختلف روایات و حکایات اس میں رائج تھے - غیر مہذب اور ناتربیت یافتہ قوموں کا یہ قاعدہ ہے - کہ واقعات کو افسانہ اور حکایات کے پیرایہ میں بیان کرتے ہیں اور وہ اس دہن میں اس قدر دور چلے جاتے ہیں - کہ وہ نا صرف نزدیک کی چیزوں کو دلفریب اور مہوش بنا لیتے ہیں - بلکہ دور کی چیزوں کا بھی عظیم الشان بت کھڑا کر دیتے ہیں اور پھر جسقدر مختلف درجہ کی تہذیب اور تربیت ہوتی ہے - اوسی قدر افسانہ و حکایات ہوتے ہیں - جنمیں اصلیت کو صرف اس قدر ہی دخل ہوتا ہے - جسطرح آٹے میں نمک کو وہ لوگ جو ہندو معاشرت سے کچھ واقفیت رکھتے ہیں - اُنہیں یہ بات اچھی طرح یاد ہوگی کہ ہندوں کے شاستروں میں لکھا ہے - کہ اگست منی ناراض ہوئے تو تمام سمندر کو تین چلو پانی کرکے پی گئے - اور پھر پیشاب کے راستے سے اس کو خارج کردیا - اس وجہ سے آجتک سمندر کا پانی کھارا ہے - در یمن میں اور جنوب و مغرب کے ملک میں بنی حام اور بنی سام جو مثل قوم ایرین کے بنی حام کی تقلید کرتے تھے - اور یہود و نصاریٰ - یہ سب قومیں اپنے اپنے افسانے اور حکایات عرب میں اپنے ساتھ لیتے آئے تھے - اور جلتنا زمانہ گذرتا گیا اوتنے ہی یہ افسانے اور حکایات دلچسپی اور دلربائی کی جھلک کو لیکر مضبوط و مستحکم ہو گئے - بیشک کہنے کو تو ایک بات ہے مگر انسان اس وقت کے فسانہ و حکایات کا نقشہ اپنے سامنے لائے - اور مختلف مذاہب اور ادیان کے رسم و رواج اور حکایات ان کی باہمی روز روز کی کھٹا پٹی اور نا اتفاقی اور باہمی متضاد خیالات - ان تمام فسانہ و حکایات کو بیخ و بن سے اکھاڑنا باہمی نا اتفاقی - اور کھٹا پٹی کو دور کرکے ان میں پریم اور محبت کا بیج بونا - ۳۶۵ بتوں سے چھٹکارہ دلاکر ایک وحدہ لاشریک سے لگن لگانا - سفاکانہ سپرٹ کے بدلے دیا - اور رحم کی اعلےٰ سپرٹ کا پھونکنا جہالت سے نکالکر شرف تہذیب سے مشرف کرنا یہ ایسی باتیں بظاہر کہہ لینے کو آسان ہیں مگر ان کو عملی جامہ پہنانا - قریب اتنا ہی مشکل ہے - جسقدر ہمالیہ کی بلند ترین چوٹی سے پھاندنا - یہ حالات اسبات کو نہایت تشریح اور وضاحت سے آشکارہ کر رہے ہیں - کہ ایسے اکھڑ اور اجڈ ملک کی اصلاح وہی کر سکتا ہے - جو مامور من اللہ ہو - بغیر خداوند تعالےٰ کے فضل اور مدد

کے ایسی سخت قرین فہم کا سر کرنا قطعی طور سے ناممکن ہے۔ بڑے بڑے مورخ اعلیٰ درجہ کے فلاسفر اور محققوں نے نہایت فراخدلی سے اس بات کی گواہی دی ہے۔ کہ اس وقت اہل عرب ایسے تھے جنکے نزدیک ترقی اور اصلاح افعال شنیعہ کے ارتکاب اور افحش ترین رسوم کے بجالانے پر موقوف تھی۔ قوم عاد اور قوم ثمود پر نزول عذاب الٰہی کے حال سے جس میں روایت اور افسانہ اور تاریخ یہ تینوں چیزیں مخلوط ہیں۔ اس سے اس عذاب الیم کی کیفیت معلوم ہوتی ہے۔ جو بنی سام یعنی اہل عشر اور عرب کی فتوح کے پیشتر بنی حام پر نازل ہوا تھا۔

KHILAFAT LIBRARY

بنی اسرائیل یعنی اولاد حضرت یعقوب علیہ السلام ظلم اعداء سے بھاگ کر عرب میں آئے تھے اور اپنی روایات اور افسانے بھی ساتھ ہی لیتے آئے۔ جس سے انکی قصص اور حکایات بھی عرب کے افسانوں میں داخل ہوگئیں۔ سب کے بعد جو قبایل بنی سام عرب میں آئے تھے۔ وہ خود اپنے تئیں حضرت ابراہیم کی نسل سے بتاتے تھے۔ اور ان کے قرب وجوار کے لوگ بھی ان کو یہی سمجھتے تھے۔ اور ان کا یہ یقین آباؤ اجداد سے چلا آتا تھا۔ اور اس کو ایک وثوق اور اعتبار حاصل ہو چکا تھا۔

عیسائی فرقوں میں سے فرقہ مانکیہ جب سلطنت فارس اور ممالک روم سے نکالدیا گیا۔ تو عرب میں آکر امان لی۔ اور اس آزاد ملک میں قدیم فرقہ وسوطیہ اور مارسینہ۔ اور دار الذطینہ کے لوگ بھی موجود تھے ان سب نے اپنے اعتقادات اور روایات کو شایع کیا۔ جو کچھ عرصہ کے بعد ملک عرب کے روایات اور حکایات میں مل گئے۔ سب فرقے نصاریٰ کے اپنے اپنے مذہب میں فرقہ حقہ سے زیادہ پختہ تھے۔ جو اُن بیچاروں پر ظلم کرتا تھا۔ اور ان سب کا اعتقاد یہ تھا کہ الہ مجسم یا ابن اللہ اور کلمۃ اللہ جو ابدی و ازلی تھا۔ اور انوار الٰہی میں سے ایک نور اور لمعات کبریائی میں سے ایک لمعہ تھا۔ مصلوب نہیں ہو سکتا اور نہیں ہوا۔ اور وہ کلمات جزع فزع جو عیسائیوں نے حضرت عیسےٰ کیطرف منسوب کئے ہیں۔ کہ صلیب پہ آپ نے فرمائے تھے۔ آپ کی زبان مبارک سے ہرگز نہیں نکلے۔ الغرض انکا اعتقاد یہ تھا۔ کہ جس شخص کو صلیب دیگئی وہ اور ہی شخص تھا۔ عیسےٰ روح اللہ نہ تھا جو اعداء کے تعدّی سے بچکر جہاں سے آیا تھا پھر وہیں چلا گیا۔ یہ اعتقاد گو..... تھا۔ مگر حضرت عیسےٰ کے ابن اللہی ہونے کیساتھ نسبت ضرور رکھتا تھا۔ اور بظاہر ان کے بعض ظن قیاسات غائب پر مبنی معلوم دیتے تھے۔ مثلاً ہیرو حاکم یہودیہ کا چاہتا کہ بنی ناصری قتل سے محفوظ رہے۔ تاکہ میں اور زیادہ بدنام نہ ہو جاؤں۔ اور پھر اس عبرت انگیز اور ہیبت خیز واقعہ کے وقوع کیوقت زمین وآسمان کا تیرہ و تار ہو جانا:۔

قبل بعثت پیغمبر اسلام یہ روایات کو نفس الامر پر مبنی ہیں مگر عیسائیوں کے راہبوں نے ان کو ضرور جلادی اور حد سے زیادہ مبالغہ سے کام لیا۔ اور یہ اعتقادات لوگوں کے دلوں میں خوب راسخ ہوگئے ہوں گے۔ اور ساری عرب میں خوب مشہور اور زبان زد خلایق ہوں گے لہذا جب پیغمبر اسلام نے اپنے دین اور اپنے شرایع و احکام کو جاری فرمایا اسوقت ان روایات کو خاص و عام میں شایع دیکھا۔ پس آپ نے انہیں روایات کو لیکر اور ان کو آلہ گردانکر عرب اور گردونواح کی قوموں کو ورطۂ جہالت سے اور وادیٔ ضلالت سے نکال کر راہ راست اور جادۂ حق پر لگادیا۔

دعا کیلئے درخواست

مولوی فضل دین صاحب مولوی علم الدین صاحب۔ میاں محمد شریف صاحب۔ حافظ عبد العلی صاحب لاء کے امتحان میں امیدوار ہوئے ہیں۔ نور کے ناظرین دردِ دل سے دعا فرماویں کہ اللہ تعالےٰ ان دوستوں کو اپنے فضل و کرم سے کامیاب کرے آمین۔

کیا وید الہامی ہیں؟

نمبر ۲

ویدوں سے لاعلمی

خواہ آریہ دوست ویدوں کو ست ودیا کا بھنڈار اور مذہبی کتب مانتے ہیں۔ مگر بہت کم بلکہ شاذونادر لوگوں کو یہ بات معلوم ہوگی کہ ان میں کیا کچھ بھرا پڑا ہے۔ ملک یورپ میں چھپنے سے پہلے ویدوں کے کوئی گنتی کے ہی چند نسخے ہندوستان میں پائے جاتے تھے۔ میور صاحب کا قول ہے کہ "اگر وید کے رشی پھر دوبارہ جنم لیں۔ اور اُسی طرح جیسا کہ ویدوں کی تصنیف کے وقت بود و باش رکھتے تھے۔ اسی طرح اب بھی اپنی بود و باش اور رہن سہن اختیار کریں۔ تو ہندوستان کے موجودہ آریہ انہیں ملیچھ اور ناپاک جان کر دور سے ہی ناک بھوں چڑھاتے ہوئے دوڑ جائیں۔ کیونکہ وہ لوگ حیوانوں کو ذبح کرتے اور ان کا گوشت کھاتے تھے۔"

اوپنشد اور اُن پر ہندؤں کا عقیدہ

آجکل کے پڑھے لکھے لوگوں کا دارومدار زیادہ تر اوپنشدوں پر ہے۔ اوپنشد کوئی دو سو کے لگ بھگ ہیں۔ اور ویدوں کے وقت سے لیکر آجتک اختراع ہوتے چلے آئے ہیں۔ قدیمی اوپنشدوں کی فلاسفی ویدانت ہے۔ مگر اگنی۔ وایو۔ وغیرہ دیوتا کی پرستش بھی ساتھ ہی شامل ہے۔ انہیں اوپنشدوں کو ہی آہستہ آہستہ ترتیب دیکر چھ درشن بن گئے عام طور پر ہندو لوگ اپنشدوں کو کثرت سے پڑھتے ہیں۔ اور اگر اُن کے سامنے ویدوں کا نام لیا جائے تو اُن کی تخیل اوپنشدوں کیطرف ہی ان کی رہنمائی کرتی ہے۔ اور عام ہندوؤں کا دھرم تو رامائن اور مہابھارت وغیرہ پرانوں پر ہی ختم ہو جاتا ہے۔ جس کو پنڈت دیانند نے بھی معتبر سمجھا ہے۔ ان میں اکثر باتیں گپّوں کے بھائی گپوڑوں سے کم نہیں۔ مگر آجکل

KHILAFAT LIBRARY

مخالفین کے حملوں اور انگریزی تعلیم نے ہندوؤں کو چونکا دیا - نیولائٹ کے دلدادہ یعنے سماجی ٹولہ جب اپنے گرنتھوں کی کمزوریاں دیکھتا ہے تو سخت گھبراہٹ سے اپنی قدیمی برادری سے الگ ہوکر ان مستعمل گرنتھوں سے دور رہا کرتا ہے - اور مصلحت وقت کو مدنظر رکھکر پھر انہیں پراچین کتابوں جنہیں ہندوستان میں اکا دُکا ہی پڑھ سکتا ہے - کی پناہ لیتا ہے - اور پھر ان کی شرتیوں کو عجب طرح مروڑ تروڑ کر لوگوں کے سامنے پیش کیا جاتا ہے - مگر عاقل لوگ اس بیہونت کتر اور کانٹ چھانٹ کو تاڑ کر فوراً اس نتیجہ پر پہنچتے ہیں - کہ جب تک یہ لوگ ویدوں کے متعلق اس حکمت عملی پر عمل نہ کریں - تب تک یہ اس ترقی یافتہ زمانہ کے مذہبی پنڈال میں ہر گز نہیں ٹھہر سکتے -

ویدوں کے نام سے لوگوں کے جذبات کو اُکسانا

اور یہ ویدوں کی کانٹ چھانٹ اور بیہونت کتر اس بات کو ظاہر کر دی ہے - کہ ڈوبتے کو تنکے کا سہارا - آجکل وید صرف قومی اور مذہبی جذبات کے ابھارنے کے لئے ڈول بنائے جاتے ہیں - عام ہندو جنہوں نے کبھی ویدوں کی صورت شکل کو دیکھا ہی نہیں وہ ایک بابو کے منہ سے ویدوں کی تعریف اور ان کی بیہونت کتر کو سُنکر فوراً اس نتیجہ پر پہنچتے ہیں - کہ واقعی جو کچھ ٹوپی والے بابو نے کہا ہے وہ بالکل درست خواہ وہ بابو صاحب ویدوں کا پڑھنا پڑھانا تو الگ رہا - مہاشہ پرکاش کیطرح ناگری میں اپنے دستخط بھی نہ کر سکتے ہوں یہ سب باتیں نہایت آسانی سے اس بات کی طرف رہنمائی کرتی ہیں - کہ آجکل صرف ویدوں کے نام پر فخر کیا جاتا ہے نا کہ اس کی تعلیم پر

ویدوں کا برہمن اور سمتھا بھاگ

ہندوؤں کا نوزائیدہ فرقہ آریہ سماج پرانوں وغیرہ کو نہیں مانتا - بلکہ الٹا پرانوں اور پرانوں کے مصنفوں کو بالی بی کر کوستا ہے - اور پرانوں کی ناپاک تعلیم کا نچوڑ وغیرہ دلآزار کتابیں لکھ کر سناتن ہندوؤں کے فیلنگز کو صدمہ پہونچاتا ہے - اور یہ لوگ اپنی دریدہ دہنی اور بیباکی اور دیدہ دلیری میں اسقدر دائرہ حد سے تجاوز کئے ہوئے ہے کہ سناتن ہندوؤں جینیوں عیسائیوں ہوسائیوں مسلمانوں اور سکھوں وغیرہ کے مقدس اور برگزیدہ پیشواؤں کی شان میں وہ وہ گستاخیاں اور بے ادبیاں کرتے ہیں - کہ ان کی سینہ زوری - دیدہ دلیری گستاخی اور بے ادبی اور دریدہ دہنی سے مذہبی دنیا میں ایک ابتری مچگئی ہے - یہ ہمارا ہی خیال نہیں بلکہ ہندوازم کا ایک اعلےٰ تعلیم یافتہ ممبر بھی اس امر میں ہماری تائید کرتا ہے

سوامی آلارام کے مُقدّمہ کی روئداد سے کچھ اقتباس

چنانچہ اس جگہ ہم سوامی آلارام کے مقدمہ کی رویداد جو پاونیر میں چھپتی رہی ہے اس سے کچھ فقروں کا اقتباس ہدیہ ناظرین کرتے ہیں - تاکہ ناظرین دیکھ لیں کہ اس میں ایک اعلےٰ التعلیم یافتہ روشن خیال ہندو نے کسطرح آریہ دہرم سے آزردگی اور کشیدگی ظاہر کی ہے بہر حال آریہ سماج کے متعلق جو نکتہ رس اور بے لاگ رائے اعلےٰ التعلیم یافتہ ہندو بابو شاشی بہوشن چیٹرجی بی - اے نے ظاہر کی وہ یہ ہے *

although he must say Swami Ala Ram's notices and placards were in bad taste, there was nothing improper about them in as much as the writings of the Arya Sa majists about Hindoo religion were not conceived in better taste and language (2) the difference produced a large number of books written and published by Swami Dayanand and men of his school in which there occurred passages attacking the Hindoo Gods and goddesses the prophet of Islam and the prophet of Christianity in language not fit to be published or read out in open court &c &c &c &c

ترجمہ :- (۱) سوامی آلارام کے اشتہار خراب عبارت میں تھے - مگر وہ قابل اعتراض نہیں کیے جا سکتے - کیونکہ آریہ سماج کے مضامین ہندو دہرم کے متعلق اس سے اچھے نہیں -

(۲) مدعا علیہ کیطرف سے جو کتابیں پیش ہوئیں وہ سوامی دیانند بانئے سماج اور ان کے پیروؤں کی طرف سے لکھی اور شائع کی ہوئی ہیں - جنمیں ہندوؤں کے دیوتاؤں - عیسائیوں اور مسلمانوں کے پیغمبروں پر

ایسی قابل اعتراض اور مکروہ عبارت میں حملے کئے گئے ہیں جو کچہری میں پڑھتے ہوئے بھی شرم دامنگیر ہوتی ہے۔

(۳) سیتا چند کرجی نے کہا کہ میری رائے پہلے آریوں کے بابت بہت اچھی تھی۔ مگر ان کی یہ پستکیں پڑھ کر میری رائے بدل گئی۔

(۴) سوامی دیانند اور ان کے چیلے چانٹوں نے مکروہ اور فحش عبارت اُن لوگوں کے لئے استعمال کی ہے۔ جسکو دنیا کی اینک قومیں نہایت عزت کی نگاہ سے دیکھتی ہیں۔ میں کبھی ہرگز ہرگز آریوں کی کوئی کتاب نہیں پڑھونگا۔ سوائے اس۔ کہ مجھے اپنی کام کیلئے کوئی خاص ضرورت لاحق ہو۔"

آریہ سماج کے بانی مبانی رشی دیانند سرسوتی ہیں۔ اور ان کے چیلے ان کو مہارشی، مہا پنڈت۔ ویدوں اور شاستروں کا گیانا لکھتے ہیں۔ اور ان کا دعوے ہے کہ دو ہزار دو سو سال کے بعد یہ دوسرے شنکر اچاریہ کا ظہور ہوا ہے۔ پنڈت دیانند کا یہ قاعدہ تھا کہ ہندو دہرم پستکوں میں جب چاہا کسیکو ایشور کرت بنا دیا۔ اور جب چاہا دوسرے موقعہ پر اسی کو ایشور کرت (الہامی کتاب) کی پدوی سے گرا کر منش کرت (انسانی تصنیف) بنا دیا۔ ہندو دہرم پستکوں کو منش کرت اور ایشور کرت بتانے کیلئے سوال صاحب خاص ملکہ رکھتے تھے۔ کل کے کل ویدوں کے عالم پنڈت شاستری مہا مہو پادھیا وغیرہ سمنتھا اور برہمن بھاگ کو الہامی اور ایشور بانی مانتے چلے آئے ہیں۔ دیانند بھی اول اول ان کو مع دس اپنشدوں کے جنکا ٹیکہ پنڈت شنکر چاریہ نے کیا ہے کو ایشوریہ بانی یا الہامی کتاب سمجھتے تھے۔ مگر اس کے بعد ان کل کتابوں کو چھوڑ کر صرف ویدوں کے چار سمتھا بھاگ اور ایس اپنشد کو جو یجر وید میں شامل ہے کو الہامی سمجھنے لگے اور باقی سب کو انسانی تصانیف۔ مگر ان کو ست اور قابل عملدرآمد مانتے تھے۔ چنانچہ ستیارتھ پرکاش میں اس کے لئے اسطرح لکھا ہے۔

سوال :۔ وید کن پستکوں کا نام ہے۔

جواب :۔ رگ۔ یجر۔ سام اور منتر سمتھوں کا نام اور کوئی پستک الہامی نہیں۔

(۲) چاروں وید کی سمتھا منتر بھاگ کو جو ودیا اور دہرم کا سرچشمہ ہیں۔ یہ ایشوریہ بانی یعنی الہامی پستکیں ہیں۔ یہ پستکیں غلطی سے مبرّا ہیں۔ اور ان سے ہی روحانیت حاصل ہو سکتی ہے۔ چونکہ وید نور ہیں اور مستند کتب ہیں۔ اس کے لئے کسی اور کتاب کی سند کی ضرورت نہیں۔ جسطرح سورج اور چراغ وغیرہ اپنی شکل خود بخود ظاہر کرتے اور زمین کو دکھلاتے ہیں۔ اسی طرح چاروید ہیں۔ اور چاروں ویدوں برہمن چھ انگ چھ اوپانگ چار اپ وید اور ۱۱۲۷ ویدوں کی شاخیں ہیں جو ویدوں کے ٹیکا اور طریقہ اور برہمن رشیوں کی لکھی ہوئی ہیں۔ وہ پرت پرمان یعنے ویدوں کے مطابق ہونے کے باعث ماننے کے قابل اور ان کے برخلاف ہونے کے سبب چھوڑنے کے قابل ہیں۔

(ستیارتھ پرکاش)

سوال :۔ وید سنسکرت میں نازل ہوئے اور اگنی وغیرہ رشی سنسکرت زبان نہ جانتے تھے۔ تو پھر ویدوں کا مطلب انہوں نے کسطرح سمجھا۔

سوال :۔ دھرماتما یوگی اور مہارشی لوگ جب کسی منتر کے سمجھنے کی خواہش کرتے تھے۔ خداوند تعالےٰ کا دھیان کرکے بیٹھ جاتے تھے۔ اور پرمیشور جی مہاراج ان کو منتروں کا مطلب بتلا دیا کرتے تھے۔ اور جب بہت آتماؤں میں ارتھ ظاہر ہوئے تب رشیوں اور منیوں نے وہ ارتھ اور رشی منیوں کی زندگی کے حالات کی کتابیں تیار کی گئیں۔ اور ان پستکوں کا نام برہمن بھاگ رکھا گیا۔ یعنے برہم جو وید ہے (ستیارتھ پرکاش)

KHILAFAT LIBRARY

پنڈت دیانند صاحب اپنی ضد کے بہت پکے تھے۔ جب راجہ شیو پرشاد کاشی والے نے پنڈت صاحب سے یہ پوچھا کہ آپ کسطرح کہہ سکتے ہو کہ ویدوں کا سمتھا بھاگ تو ایشور بانی ہے۔ اور برہمن بھاگ نہیں۔ تب پنڈت دیانند صاحب نے جواب دیا۔ کہ سمتھا کا ایشور بانی ہونا تو خود بخود ظاہر ہے۔ اس کے لئے کسی شہادت کی ہرگز ہرگز ضرورت نہیں۔ تسپر راجہ صاحب نے کہا۔ کہ اگر کوئی یہ کہے کہ برہمن بھاگ کا ایشور بانی ہونا بھی تو خود بخود ظاہر ہے اس میں بھی کسی شہادت کی ضرورت نہیں۔ جسکا جواب پنڈت دیانند صاحب سے سوائے خاموشی کے اور کچھ نہ بن آیا۔ اسی طرح سنہ ۱۸۹۱ء میں کوئی ۳۰۰ ودوان پنڈت اور سنسکرت کے علماء و فضلاء کے سبھا بنارس میں سوامی دیانند کے ساتھ شاستر ارتھ کرنے کیلئے منعقد ہوئی۔ انہوں نے پنڈت دیانند صاحب کی ضد اور ہٹ کے برخلاف حسب ذیل ریزولیوشن پاس کئے

(۱) ویدوں کا برہمن بھاگ ایسا ہی ست اور امنا اور صدقا کہنے کے قابل ہے۔ جیساکہ سمتھا یا منتر بھاگ اور دیگر سمرتیاں اور شاستر بھی ایسے ہی ست اور قابل عملدرآمد ہیں۔ جیساکہ منو سمرتی۔ اور منو شاستر۔

(۲) وشنو شو درگا آدِ دیوی دیوتاؤں کی پوجا۔ مردہ پتروں کے شرادھ۔ اور گنگا اشنان۔ شاستروں کے حکم کے مطابق ہے۔

(۳) رگوید کے پہلے شکت میں اگنی کے پہلے ارتھ۔ آگ کے اور دوسرے دیوتا کے ہیں۔

(۴) ہون یگ۔ مکتی کی خواہش کیلئے کئے جاتے ہیں:۔

لاریب برہمن بھاگ ویدونکا لابدی جزہے

علاوہ بریں جب کبھی شوتر درشن وغیرہ میں برہمن گرنتھ کا پرمان آیا تب تو یہ کہدیا کہ وید کا کتھن ہے۔ سائناچاریہ رگوید کا ٹیکہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔ کہ "منتر اور برہمن بھاگ کو ملا کر وید کہا جاتا ہے۔ اور یہ ایک مستند بات ہے" اس لئے اپشٹمبہ یگیہ پریبھاشا میں لکھتے ہیں کہ منتر اور برہمن بھاگ کا نام وید ہے۔ کاتیاین وغیرہ کے شوتر صاف ظاہر کرتے ہیں۔ کہ منتر کے برہمن کو ملا کر وید کہا جاتا ہے جیساکہ "منتر برہمن یوگ ویدنام دھا سم" پھر ڈاکٹر راجندر لال صاحب ایل۔ ایل۔ ڈی۔ وغیرہ مستند ودوان اور پنڈت ایک جگہہ لکھتے ہیں۔ کہ ویدوں کے منتر اور برہمن بھاگ

کبھی جدا نہیں دونوں کو ملاکر وید کہا جاتا ہے اسی طرح پروفیسر میکس مولر صاحب لکھتے ہیں کہ جب تک ہمیں ہندوستان کی بابت کچھ بھی خبر ہے تب تک منتر برہمن اور اپنشد ہمیشہ اکھٹے اور وید کے مشترکہ نام کی زنجیر میں جڑے ہوئے ملینگے:۔

غرضیکہ منتر اور برہمن بھاگ کا الگ الگ ہونا یا ویدوں کے ارتھ خالی برہمن بھاگ پر عاید ہونا یا منتر بھاگ کا ایشور بانی اور برہمن بھاگ کا انسانی تصنیف ہونا کبھی بھی آج تک کسی کے خیال میں نہیں آیا مگر صرف پنڈت دیانند کو ہی بولائٹ نے یہ نئی چال سجھائی جو آپ منتر اور برہمن بھاگ کو الگ ظاہر کرنے لگے لیکن جسوقت ہم پنڈت صاحب کے اپنے بیان کردہ قول کو انصاف کے ترازو میں رکھکر دیکھتے ہیں تو صاف معلوم دیتا ہے کہ پنڈت جی کے قول کے مطابق ہی خالی منتر بھاگ دماغی خشکی کے باعث کانوں کی سائیں سائیں سے زیادہ وقعت نہیں رکھتے۔ ہاں واقعی طور پر اور درحقیقت جو ایشور کا الہام ہے۔ جو رشی اور منیوں پر پرکاش (ظاہر) ہوا۔ وہ برہمن بھاگ ہی ہیں۔ ایشور کیطرف سے ارتھوں (مطلب) کا دل پر کھلنا اور پھر ان معانی اور ارتھوں کا دل پر ظاہر ہونا اور پھر ان کا برہمن گرنتھوں کی شکل میں لکھے جانا صاف طور پر برہمن گرنتھوں کو الہامی ظاہر کرتا ہے۔ اور منتر بھاگ جنکی رشیوں کو سمجھ نہ تھی۔ اور جنکو وہ گراموفون کیطرح صرف پڑھ چھوڑتے ہونگے اس صورت میں انکا الہامی ہونا کارت ٹھیرتا ہے۔

اور پنڈت دیانند کی بھی یہی رائے ہے کہ جب رشیوں پر ایشور کیطرف سے منتروں کے معنے ظاہر ہوئے جو بعد میں برہمن بھاگ کے نام سے مشہور ہوئے۔ تب تک ان رشیوں کو منتروں کی کچھ سمجھ نہ تھی۔ گویا وہ طوطے کیطرح "رٹ پٹ پنچھی چتر سجان۔ سب کا داتا سری بھگوان" تو کہے لیا کرتے تھے۔ مگر اسکا مطلب نہ سمجھتے تھے۔ سو بقول پنڈت دیانند صاحب برہمن بھاگ ایشوری اور الہامی ٹھیرا اور منتر بھاگ صرف گراموفون کی سُر۔

پنڈت دیانند صاحب ستیارتھ پرکاش میں ایک کوٹیشن دیکر اور علاوہ اس کے وید بھاشیہ بھومکا میں طویل طویل تحریروں کے ذریعہ اس بات کو ثابت کرنا چاہتے ہیں۔ کہ وید صرف منتر بھاگ کو کہتے ہیں۔ نہ کہ برہمن بھاگ کو۔ ہم قطعی محقق ہوکر پنڈت دیانند کے دعوے کی پڑتال کرتے ہیں کہ وہ اپنے پیش کردہ دعوے میں کہاں تک پورے اترتے ہیں۔ پنڈت صاحب اپنی حمایت اور فیور میں سب سے بڑھکر یہ دلیل پیش کرتے ہیں۔ کہ "کیتاین رشی کے سوائے اور کسی رشی نے برہمن بھاگ کو وید نہیں کہا"

اب اس پر اول تو یہ سوال ہے کہ کیتاین رشی نے کیوں برہمن بھاگ کو وید کہا۔ جبکہ وہ وید تھا ہی نہیں اور پھر پنڈت جیکا یہ قول اور دعوے قطعی جھوٹ پر مبنی ہے۔ (باقی آئندہ)

استری رکھشک گُٹکا

عورتونکی تمام امراض کا حکمی علاج ہے اس سے بیقاعدگی حیض نلوں کا درد۔ باؤ گولہ۔ رحم سے لیسدار یا بدبودار سفید رطوبت خارج ہونا۔ بانجھ پن۔ ایک دو لڑکے لڑکیاں ہونیکے بعد سلسلہ اولاد بند ہوجانا۔ مقام رحم پر ورم ہونے کے باعث حمل نہ ٹھیرنا وغیرہ رفع ہو جاتے ہیں۔ قیمت عہ۔ علاوہ محصولڈاک ہے

امرتا چورن

معدہ کی تمام امراض دردشکم۔ اسہال۔ بچیش بدہضمی۔ بواسیر کھٹے ڈکار وغیرہ کو دور کرتا ہے ہر ایک چیز باقاعدہ ہضم ہوکر خون صالح پیدا ہوتا ہے۔ صحت میں اسکے استعمال سے بھوک بڑھتی ہے

قیمت فی ڈبیہ ۔۔ ۔۔ ۔۔ ۱۲؍

نزلہ زکام — رقت منی — سرعت احتلام

بجلی کیطاقت سے کمزوری اور سُستی کا بیضرر علاج

نوجوان اپنی طاقت کو اپنے ہاتھوں ضایع کرکے کمزور اور نامرد ہوگئے ہیں ان کے واسطے ہمارا بجلی کا بیضرر علاج بہت مفید ہے اگر وہ امرتسر کے نزدیک رہتے ہیں تو خود آکر علاج کرائیں اگر امرتسر سے دور رہتے ہیں تو ہماری طاقت کا بیجک بکس منگواکر استعمال کریں جس میں ایک طریقہ سے بجلی کی طاقت بھری گئی ہے ایک بکس سے چار مریض صحتیاب ہو سکتے ہیں۔ اس سے کسی قسم کی تکلیف نہیں ہوتی اور نہ ہی آبلہ اور چھالہ پڑتا ہے باہر کے ہر ایک مریض کو ایک دن بغرض علاج ٹھہرنا ہوگا۔ اس سے دائرہ کی کل امراض رفع ہوجاتی ہیں۔ اور نہایت زود اثر علاج ہے۔ قیمت تین روپیہ آٹھ آنہ۔

جنرل منیجر دی پنجاب میڈیکل ہال کٹڑہ باگھ سنگھ امرتسر

جریان — نامردی — کمزوری — ضعف معدہ — ضعف دل — ضعف دماغ

نسیان ضعف اعصاب — ضعف جگر — دردسر

برقی علاج میں حیرت انگیز کامیابی

ایک رئیس صاحب کا مرض نامردی کی صحت کی خوشی میں دوصد روپیہ کا بینظیر عطیہ جو اخبار میڈیکل ڈاکٹر کو اس غرض کے لئے دستیاب ہوا ہے کہ اس سے پندرہ روزہ اخبار میڈیکل ڈاکٹر بجائے ایک روپیہ سالانہ چندہ کے آٹھ سو خریداروں کو صرف ۱۲؍ بارہ آنہ میں سال بھر دیا جاوے۔ اخبار میڈیکل ڈاکٹر طبی۔ ملکی۔ مجلسی۔ صنعتی۔ حرفتی۔ وغیرہ نایاب مضامین کا ذخیرہ ہے

نمونہ کا پرچہ درخواست کرنے پر مفت ملتا ہے۔ منگواکر ملاحظہ کریں۔

پتہ: جنرل منیجر دی پنجاب میڈیکل ہال کٹڑہ باگھ سنگھ امرتسر

KHILAFAT LIBRARY

مفت! مفت!! مفت!!!

سوانحعمری حضرت بابا نانک رحمۃ اللہ علیہ

یہ اس ولی کی سوانحعمری ہے، جسنے ایسے دہندوکارہ کے زمانہ میں جبکہ نہ صرف پنجاب بلکہ کل ہندوستان پر بدینی کی گھٹا ٹوپ بادل چھائے ہوئے تھے۔ ہندوؤں کے گھر میں پیدا ہوکر ان کے عقاید باطلہ کا کھنڈن کرکے

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

کا نعرہ بلند کیا یہ کتاب قطعی محققانہ اور مؤرخانہ پیرایہ میں لکھی گئی ہے قیمت صرف ۸؍ ایک درجن کے خریدار سے صرف للعہ یعنے فی کاپی ۶؍

جو صاحب نور کے دو خریدار پیدا کریں انکو یہ مفت دیجائیگی

ملنے کا پتہ:۔ مینجر نور قادیان ضلع گورداسپور پنجاب

کارخانہ راحت روح عطریات قنوج

یہاں ہر قسم کے عطریات گلاب۔ کیوڑہ۔ موتیا۔ چنبیلی حنا۔ حربانذی گل وغیرہ فی تولہ ۸؍ سے لیکر ۵ روپیہ تک اور تیل بالوں کا۔ چنبیلی۔ حنا وغیرہ فی سیر ایک روپیہ سے لیکر ۵ روپیہ تک۔ اور عرق گلاب کیوڑہ وغیرہ فی سیر ۸؍ سے لیکر چار روپیہ تک۔ اور ہر قسم کے عطردان اور ہر قسم کی شیشیاں گلقند۔ قوام تماکو خوردنی خمیرہ خوشبودار وغیرہ لوازمات از روے بازار نرخ ترمیم ہوتا رہتا ہے۔ جو صاحب طلب فرماویں مع نام پورا پتہ خوش خط بنام کارخانہ ارسال فرماویں اجازت دینے با عیشگی قیمت خصوصاً ریلوے پارسل کیواسطے کچھ نقد ضرور آنا چاہیئے۔

المشتھر

کارخانہ راحت روح عطریات قنوج

محمد عبداللہ و سعد اللہ احمدی سے ملسکتا ہے۔

سومنگلا

یہ ایک مذہبی دلچسپ پر لطف ناول ہے جس میں رد تناسخ اور تناسخ کی لغویت تناسخ کی خوفناک برائیاں۔ تناسخ کے شرمناک سے شرمناک نتایج کو نہایت لطیف کمال اور دلسوز پیرایہ میں لکھا گیا ہے۔

قیمت ۲؍

ملنے کا پتہ:۔ منیجر اخبار نور قادیان ضلع گورداسپور پنجاب

ڈاکٹر ایس کے برمن کی بنائی ہوئی گولیاں

جلاب کی گولیاں

رات کو ۲ گولی کھاکر سوجاؤ دوسرے دن صبح کو دست صاف ہوگا۔ پیٹ میں گرمی و مروڑ کچھ نہیں ہوگی حسب معمول کھانے پینے وغیرہ میں کچھ رکاوٹ نہیں ہوگی۔ سولہ برس سے ڈاکٹر برمن صاحب اپنے مریضوں دیتے چلے آئے ہیں یہ گولیاں کل میں بنتی ہیں مقدار اور وزن میں گولیاں برابر ہیں ہر ایک عیالدار کو ایک ڈبیہ رکھنی چاہیئے۔ قیمت سولہ گولیوں کی ڈبیہ ۵؍ محصول ڈاک ۵؍

دردسر اور ریاحی درد کی دوا

ریاحی درد لحظہ بھر میں دور ہوجاتا ہے یہ دوا لحظہ میں اس کو پانی کردیتا ہے۔ درد ریاح جیسے نیش چمک پڑ کر رگوں میں گھر جس کنی کنی سے جو لیکن چبھتا ہے تو اس دوا سے فوراً آرام ہوجاتا ہے دردسر نصف سر ہو یا تمام سر میں کسی وجہ سے ہو فوراً دور ہوجاتا ہے اس لیئے یہ دوا ہر خاص و عام کو اپنے پاس رکھنی چاہیئے۔ قیمت ۱۲ ٹکیوں کی ایک شیشی ۵؍ محصول ڈاک ایک سے چھ ڈبیہ تک ۶؍

ڈاکٹر ایس کے برمن نمبر ۵ تاراچند دت سٹریٹ کلکتہ

ڈاکٹر ایس کے برمن کی بنائی ہوئی دوائی

اصل عرق کافور

دیکھو گرمی کا موسم آیا جہاں تہاں ہیضہ کا آنا بھی ممکن ہے اس سے بچنے کا آسان طریقہ ڈاکٹر ایس کے برمن کا اصل عرق کافور ہے یہ دوا ۲۱ برس سے تمام ہندوستان میں مشہور ہے یہ گرمی کے دست پیٹ کا درد اور پسلی کے لیئے اکسیر کا اثر رکھتی ہے ہمیشہ ایک شیشی اپنے پاس رکھو۔ قیمت فی شیشی ۴؍ محصول ڈاک ایک سے چار تک ۵؍

عرق پودینہ

ولایتی پودینہ کی ہری پتیوں سے یہ عرق بنایا جاتا ہے اسکا رنگ پتی کے رنگ کا سا ہے اور خوشبو بھی تازی پتیوں کی سی آتی ہے یہ عرق ڈاکٹر برمن کی اصلاح سے ولایت کے نامی دوا فروش نے بنایا ہے ریاح کیلئے یہ نہایت مفید دوا ہے پیٹ پھولنا۔ ڈکار آنا۔ پیٹ میں درد بد ہضمی۔ متلی اشتہا کم ہونا وغیرہ

ریاح کی علامت جلد دور ہوجاتی ہے

قیمت فی شیشی ۸؍

محصول ڈاک ایک شیشی ۵؍

ڈاکٹر ایس کے برمن تاراچند دت سٹریٹ کلکتہ

اصلی ممیرا اور ممیرے کا سرمہ و ست سلاجیت

اصلی ممیرا اور ممیرے کا سرمہ کا اعلان عرصہ سے شایع ہو رہا ہے اس اثنا میں بہت سے لوگوں نے اس سے فائدہ اٹھایا ہے یہ سرمہ حضرت خلیفۃ المسیح مولوی حکیم نورالدین صاحب مدظلہ کے مجوزہ نسخہ کے موافق طیار کیا گیا ہے۔ یہ اصلی ممیرا جس کو خود حضرت نے دیکھ کر اصلی ممیرا ہونیکی تصدیق کی اس میں ڈالا جاتا ہے۔ حضرت نے اس سرمہ کے متعلق خود فرمایا کہ برائے امراض چشم بسیار مفید است" اس شہادت کے بعد کسی اور شہادت کی ضرورت نہیں کیونکہ کئی لاکھ افراد کا امام جو حیثیت اور تجربہ سے بھی طبیب امام کہلانے کا حقدار ہے اس کی مفید ہونے کی شہادت دیتا ہے۔ یہ سرمہ دھند جالا پھولا۔ اور دیگر امراض چشم کیلئے بہت مفید ہے قیمت سرمہ قسم اول فی تولہ عا قسم دوم عہ قسم سوم عمہ اصلی ممیرا فی تولہ عا قسم دوم ۶؍

ست سلاجیت

(محیط اعظم سے نقل کیا گیا جس کی عبارت یہ ہے)

مقوی جمیع اعضائے۔ نافع صرع۔ مشتہی طعام۔ قاطع بلغم ورياح۔ دافع بواسیر اور جذام اور استسقا و زردی رنگ و تنگی نفس و شیخوخیت و فساد بلغم۔ قاتل کرم شکم مفتت سنگ گردہ و مثانہ و سلسل بول و سیلان منی و یبوست و درد مفاصل وغیرہ وغیرہ امراض کے لئے بہت مفید ہے۔ بقدر دانہ نخود صبح کے وقت دودھ کیساتھ استعمال کریں"

قیمت فی تولہ ۱۲؍

لنگیاں اور کلاہ

ہر قسم کی لنگیاں۔ مشہدی۔ پشاوری۔ اور باداجی سیاہ اور سفید۔ ماشی۔ ریشمی۔ سوتی۔ لسٹری صافے سفید اور باداجی۔ پشاوری ٹوپیاں اور زری کی پشاوری جوتیاں ہر قسم کی اور ہر قیمت کی مل سکتی ہیں"

المشتھر

اسمٰعیل نوری کابلی مہاجر سوداگر قادیان ضلع گورداسپور پنجاب

KHILAFAT LIBRARY